UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232837

UNIVERSAL
LIBRARY

اِن اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر

الحمد للہ کہ رسالۂ الفہ و عجالۂ نافعہ در اثبات عموم قدرت الٰہیہ مسمّیٰ بہ

ساطع الحجہ

١٢٨٩ھ

مولفہ زبدۃ الاصفیا عمدۃ الاذکیا مولوی ... مالی مولوی محمد نذیر حسین دہلوی

در مطبع شعلۂ طور کانپور باہتمام عبد اللہ ... مہتمم مطبع چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد اہل انصاف اور ارباب علم کی خدمت مین یہ عرض ہی کہ تیسوین تاریخ ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ ہجری کی شیخوپور مین شیخ محمد شرف الدین صاحب کے مکان پر ایک مناظرہ تازہ واقع ہوا چونکہ اکثر اشخاص اہل فہم متجسس اخبار جدیدہ کے رہتے ہین اور بھی تصحیح اعتقاد مسلمانون کی اس تقریر اور تحریر سے متصور ہی لہذا بندہ عاجز سید محمد نذیر سہسوانی نے ثقات حاضرین جلسہ سے خوب محقق کر کر اس مناظرے کو ضبط کیا اور تعصب اور نفسانیت سے یکسو ہو کر اوس تحریر کو جو مابین دونون فاضلون کے واقع ہوئی صفحۂ قرطاس پر ثبت کیا اور نام اوسکا **مناظرۂ احمدیہ** رکھا اور اس مناظرے مین شمل جناب شیخ شرف الدین صاحب رئیس شیخوپور اور جناب شیخ انتظام الدین صاحب اور مولوی بشیر الدین صاحب اور مولوی مجید الدین صاحب اور شیخ ممتاز الدین صاحب اور شیخ تجمل حسین صاحب اور شیخ غلام محمد صاحب اور شاہ محمد تقی صاحب ولد منشی سید مرتضی صاحب رئیس سہسوان اور افضل خدا علی صاحب سہسوانی اور مولوی عبد الغفور صاحب رامپوری اور حافظ بشارت اللہ صاحب بدایونی اور ملا عبد القادر صاحب وغیرہم حاضرین جلسہ

تھے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ انتیسوین تاریخ جمادی الثانی کی جمعہ کے روز مولوی
عبدالقادر صاحب خلف الرشید مولوی فضل رسول صاحب بدایونی شیخوپور مین کہ متصل
بدایون ہے مولد شریف پڑھنے کو آئے اتفاقات حسنہ سے جناب مجمع العلوم العقلیہ والنقلیہ
زبدۂ اہل تحقیق جناب مولوی سید امیر احمد صاحب سہسوانی دام ظلہم خلف الصدق جناب
لوح مثل تحقیق قطب فلک تدقیق مرکز دائرہ علوم عقلیہ ونقلیہ مسہل فنون اصلیہ وفرعیہ
ناصر الاسلام والمسلمین جناب مولانا سید امیر حسن صاحب سہسوانی ادام اللہ علومہم
مجدہم بریلی سے معاودت کر کر آئے تھے اور وہان فروکش تھے حافظ فدا علی صاحب
سہسوانی نے مسئلہ قدرت خدا کا مثل شیطان اور مثل یزید پر بلا تعلیم دریافت مولوی صاحب
ممدوح کے اونسے پوچھا مولوی عبدالقادر صاحب نے ایک سوال اس مضمون کا کہ خدا تعالی
اجتماع النقیضین پر قادر ہے یا نہین جناب مولوی صاحب ممدوح کے پاس معرفت حافظ
صاحب کے بھیجا مولوی صاحب ممدوح نے اوسکا جواب لکھکر مولوی عبدالقادر صاحب کے
پاس بھیجدیا اور دو سوال بھی لکھے اور طالب جواب کے ہوے چنانچہ وہ سوال وجواب
اور باقی تحریر اس رسالہ مین بعینہا مندرج ہین جناب مولوی امیر احمد صاحب دام ظلہم اس
بات کے بھی مستدعی بتکرار ہوے کہ مناظرۂ لسانی ہو تقریر مین بحث جلد تمام ہو جاتی ہے
لیکن طرف ثانی سے یہ منظور نہوا اور شیخ صاحب کے مکان پر ہفتے کے روز تحریر شروع
ہوئی اور اخیر تحریر مولوی عبدالقادر صاحب کی گیارہ بجے شب کے جناب مولوی امیر احمد
صاحب کے پاس پہونچی مولوی امیر احمد صاحب مستعد اوسیوقت واسطے لکھنے جواب کے
ہوے جناب شیخ شرف الدین صاحب کی راے سے اسپر قرار پایا کہ اسوقت جواب لکھنے
کی کچھہ حاجت نہین بجز تکلیف کے اسمین فائدہ نہین صبح کے وقت اسکا جواب لکھنا جب
صبح ہوئی تب جواب اوسکا لکھا گیا چونکہ جواب مین بسط وتفصیل تھی لہذا اوسکا لکھنا اور
صاف کرنا بتعجیل تمام دشوار تھا اور بھی بعض امور خارج از مبحث پیش ہو گئے اس جہت سے
دن زیادہ آگیا مولوی عبدالقادر صاحب نے عزم اپنے گھر جانیکا کیا ایک جز صاف ہو گیا
تھا وہ مولوی صاحب مذکور کے سامنے بواسطہ جناب شیخ صاحب کے پیش کیا گیا اور

کہا گیا کہ باقی صاف ہوتا ہی اوسکو بھی آپ ذرا توقف فرما کر بھیجئے مولوی صاحب نے وہ
جز بواسطہ شیخصاحب کے واپس کیا اور کہا کہ اذا ذات صمدیہ کا جواب جو لکھا گیا ہو
اوسکو اور اس تحریر کو چھپوا دین مین اوسکا جواب لکھونگا اور اس تحریر کو نہ لیا اور بیا دہ پا
عین دوپہر مین اپنے گھر کیطرف تشریف فرما ہوئے اور وہ تحریر دو بجے دن کے
شیخ محمد شرف الدین صاحب کے پاس بھیجی گئی اگرچہ پہلے اس سے طیار ہو چکی تھی شیخصاحب
نے اوسکو نہ لیا اور کہا کہ مین نہین لے سکتا مولوی عبد القادر مجکو منع کر گئے ہین اور جناب
مولوی امیر احمد صاحب بعد تشریف لیجانے مولوی عبد القادر صاحب کے بوقت شام
روانہ بجانب سہسوان ہوئے اسواسطے کہ مولوی عبد القادر صاحب سلسلۂ مناظرہ کو
قطع کر کر عین دوپہر مین بدایون کو روانہ ہو چکے تھے اب ناظرین کی خدمت مین چند باتین
قابل عرض ہین **اول** یہ کہ اس مسئلہ مین غور کرین کہ اب تک گفتگو مخالفین کی اس بات
مین تھی کہ اللہ تعالی جل جلالہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل پر قدرت نہین جمہور
اہل اسلام اسپر طعن و تشنیع کرتے تھے سوائے چند اشخاص کے موافق اور مخالف کا
عقیدہ یہی تھا کہ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفقود جناب باری ہی مولوی عبد القادر
صاحب نے یہ التزام کیا اور لکھدیا کہ اللہ تعالے کو شیطان اور یزید کے مثل پر بھی قدرت
نہین اور اونکی دلیل سے موافق اونکے زعم کے یہ لازم آیا ہے کہ صدہا آدمیون کے
مثل پر کہ اب موجود ہین اللہ تعالے قدرت نہین رکھتا انا للہ وانا الیہ راجعون دوسرے
یہ کہ اہل علم اور انصاف اس بات مین غور فرما وین کہ قطع نظر حقیت اور غیر حقیت مسئلہ
کے اس تحریر مین جو مباحث آئے ہین اون مین کون غالب اور کون مغلوب ہی
تیسرے یہ کہ یہ بات بھی قابل تامل اور انصاف ہی کہ مولوی عبد القادر صاحب نے
وہی باتین لکھین کہ جو مولوی فضل حق اور اونکے اتباع کے رسائل مین ہین کوئی مضمون
تازہ علمی استدلال مین باعتبار عقل کے پیش نہین کیا بخلاف جناب مولوی امیر احمد صاحب کے
کہ سینا مین جدیدہ جو اور رسائل مین نتھے استدلال مین پیش کیے باوجود اسکے مولوی
عبد القادر صاحب یہ فرماتے ہین کہ بار بار اونھین مضامین کو پیش کیا جو تھے یہ کہ

بڑا اعتراض مخالفین کا یہ تھا کہ اگر اثر ابن عباس مین سات مثل لکھے ہین یا اگر حدیث
شریف ان اللہ خلق سبع ارضین سے سات مثل ثابت نہین ہوتے جب شیخ شرف الدین
صاحب نے اس اعتراض کو مخالفین کیطرف سے نقل کیا جناب مولوی امیر احمد صاحب
نے باوجودیکہ وہ اونکی کتاب نہین ہی نسخہ موجودہ مین جو اونکے ہمراہ تھا دکھا دیا کہ
اوسمین لفظ چھہ لفظ سات کی جگہ موجود تھا اور مخالفین نہایت منفعل ہوئے پانچوین
یہ کہ جناب مولوی سید امیر احمد صاحب چاہتے تھے کہ علی التوالی گفتگو اور تحریر جاری
رہے جو چار پانچ روز مین طی ہو جاوے اور سب مسلمان عمل کرین اور اعتقاد اوسکا رکھین لیکن مولوی
عبد القادر صاحب اتوار کے روز وہان سے چلے گئے اور تحریر جناب مولوی سید امیر احمد
صاحب کو نہ لیا اس مین غور درکار ہی عاقل کے نزدیک مولوی عبد القادر صاحب کی
مغلوبی رہی یا نہین چھٹے یہ کہ مولوی فضل حق صاحب اور مولوی فضل رسول
صاحب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل کو اللہ تبارک وتعالی کی قدرت مین
داخل نہین بتاتے تھے چنانچہ اونکے رسائل موجود ہین اور جو دلائل کہ اس باب مین بیان
تھے باعتبار اونھین دلائل کے شیطان اور یزید بلکہ ہر شخص کا مثل اللہ تعالے کی قدرت
سے خارج ٹھہرتا ہی پس معلوم ہوا کہ سوائے دھوکا دینے کے ان لوگون کا کچھہ اور مقصود
نتھا جب ہر شخص کا مثل اونکے اعتقاد کے موافق اللہ تعالے کی قدرت مین داخل
نہین تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل مین گفتگو کرنا اور اوس مین
رسائل لکھنے سوائے لوگون کے بہکانے کے کیا کہا جاوے اور حضرت کا یہ کیا کم
ہوا کہ اونکا مثل اللہ تعالے کی قدرت سے خارج ہی اور پروردگار کو اوسکے پیدا کرنے
کی قدرت نہین جیسے کہ مولوی عبد القادر صاحب نے بالتصریح لکھدیا کہ اللہ تعالی
کی قدرت مین شیطان اور یزید کا مثل بھی داخل نہین اب اصل تحریرون کو لکھتا ہون

سوال از طرف مولوی عبد القادر صاحب بدایونی امتناع النقیضین ان واحد مین
موافق کتب مشہورہ علم کلام اور بھی موافق آپ کے اعتقاد کے اللہ جل شانہ کی قدرت
مین داخل ہی یا نہین اور جو داخل نہ کہئے اوسکو آپ کیا کہتے ہین

کا صاف صاف مرحمت ہو بغیر پھیر پھار کے کہ سائل کو تحقیق حق منظور ہی نہ کسیکا رد وغیرہ

سوا توجروا **جواب** ازطرف جناب مولوی سید امیر احمد صاحب اجتماع النقیضین ہمارے نزدیک ممتنع بالذات ہی لیکن اوسکو مسئلہ قدرت مسئولہ سائل سے کچھ تعلق نہین سائل کو فقط یہ دریافت کرنا منظور ہی کہ شیطان وغیرہ کی مثل پر اللہ سبحانہ تعالی قادر ہی یا نہین فقط

سوال ازطرف مولوی عبد القادر صاحب سائل کا مطلب حاصل نہوا اور جسقدر لوگ حاضر ہین وہ سب کہتے ہین کہ جواب صاف صاف عنایت ہو اور جواب سوالات کا موقوف ہی اس سوال کے جواب پر مولوی امیر احمد صاحب نے یہ لفظ جواب مین زیادہ کر دیے اور اوسکو صلاحیت مقدور ہونیکی نہین اور قدرت مین داخل نہین بعد اسکے مولوی عبد القادر صاحب نے جواب سوالات کا لکھا +

سوال ازطرف مولوی امیر احمد صاحب سہسوانی شیطان اور یزید اور شمر کے مثل پر اللہ جل شانہ قادر ہی یا نہین اور دوسرا شیطان اور یزید اور شمر پیدا کر سکتا ہی یا نہین بینوا توجروا

سوال ثانی خاتم الآیات یعنی جو آیت کہ سب سے پیچھے نازل ہوئی تھی اور اول الآیات یعنی سب آیتون سے جو پہلے نازل ہوئی ہی اوسکے مثل پر بھی اللہ تعالی قادر ہی یا نہین اور خاتم الافلاک یعنی سب آسمانون سے جو آسمان پیچھے پیدا ہوا ہی اوسکے مثل پر بھی اللہ جلشانہ قادر ہے یا نہین بینوا توجروا .

جواب ازطرف مولوی عبد القادر صاحب بموجب تسلیم اور اقرار مولوی سید امیر احمد صاحب کے اجتماع النقیضین اللہ جلشانہ کی قدرت مین داخل نہین ہی اور مولوی صاحب ممدوح اللہ جلشانہ کو اجتماع النقیضین پر قادر نہین جانتے ہین پس اسی عقیدے اور قول کے بموجب شیطان کے صفت اول من عصی یعنی سب سے پہلے نافرمانی اللہ جلشانہ کی جسنے کی وہ ابلیس ہے تعدد اوسمین نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ معنی حقیقی اول کے قابل تعدد نہین ہین اور تعدد اول کا اجتماع النقیضین ہی اور اجتماع النقیضین پر خود بموجب اوسکے اقرار کے اللہ جلشانہ قادر نہین ہی پس مانند ابلیس کا اس صفت خاص مین ہرگز داخل قدرت نہین ہو سکتا ہان اوس سے بڑھکر گمراہون مین بیشک اللہ

اللہ جلشانہ کی قدرت مین داخل ہی اسواسطے کہ وہ اجتماع النقیضین مین داخل نہین ہی اور
اسیطرح جیسے یزید اور شمر وغیرہ کا مثل فسق وفجور مین بلکہ زنا و اوسنے ممکن بلکہ واقع ہی ہان البتہ
اول من بدل سنتہ رسول اللہ صلعم کی صفت جو یزید مین ہی یعنی سب سے پہلے حاکمون مین
جسنے سنت رسول اللہ مین تغیر کر ڈالی وہ یزید ہی اس صفت مین مشارک ہونا دوسرے کا
ساتھ یزید کے وہی اجتماع النقیضین ہی جسکو مولوی سید امیر احمد صاحب اللہ جلشانہ کی
قدرت مین بموجب اپنے اقرار کے داخل نہیں ٹھہراتے ہین اور اسیطرح سے خاتم الآیات
اور اول الآیات اور خاتم الافلاک کا مثل جو شریک وصف خاتمیت اور اولیت مین ہو وہ
بھی اجتماع النقیضین مین داخل ہی کہ بموجب اقرار سید امیر احمد صاحب کے اللہ جلشانہ
کی قدرت مین داخل نہین ہی اب مین لکھتا ہون کہ اجتماع النقیضین کے جسقدر مصداق اور
فرد ہین جیسے ایک شخص واحد کا ایک آن مین زندہ و مردہ ہونا اور اول و آخر ہونا
اور قائم وغیر قائم ہونا اور نبی اور غیر نبی ہونا یہ سب فرد ہین بے انتہا بموجب تصریح
کتب علم کلام کے اور بھی حسب اقرار مولوی سید امیر احمد صاحب کے داخل قدرت
اللہ جلشانہ نہین ہی اور اسمین کسیطرح نقصان قدرت اللہ جلشانہ کا لازم نہین ہی اسواسطے
کہ یہ سب فرد اجتماع النقیضین کی حسب تصریح اور اقرار مولوی سید امیر احمد صاحب کے وہی اجتماع النقیضین ممتنع بالذات
ہی اور داخل تحت قدرت اللہ کے نہین ہے جیسا کہ اونکے جواب سے ثابت اور بھی میرا عقیدہ ہے
سوال اب سائل عرض کرتا ہی کہ مثل آنحضرت صلعم کا یعنی دوسرے شخص کا خاتم النبیین
ہونا اوسی آن مین جسمین حضرت خاتم النبیین تھے اپکے نزدیک افراد اجتماع النقیضین سے
جسکو خود آپ اللہ جلشانہ کی قدرت مین داخل نہین سمجھتے ہین ہی یا نہین اور جو شخص مثل
آنحضرت صلعم کو ایک یا دو یا چھ یا سات موجود و متحقق عالم مین کہے آپ کے عقیدے
مین وہ شخص صحیح العقیدہ ہے یا فاسد العقیدہ اور آپ کا بھی یہی عقیدہ ہی یا نہین بینوا توجروا
جواب از طرف مولوی سید امیر احمد صاحب جناب مولوی عبدالقادر صاحب نے
یہ تحریر فرمایا کہ مثل شیطان کا صفت اول ہین عصے مین مقدور جناب باری نہین اسواسطے
کہ معنی اول حقیقی کے قابل تعدد نہین اور تعدد اول کا اجتماع النقیضین ہی سائل کہتا ہی

قولہ اول یہ کہ معنی حقیقی اول کے قابل تعدد نہین اھ

کہ ہمین دو دعوی ہین اول یہ کہ معنی حقیقی اول کے قابل تعدد نہین دوم یہ کہ تعدد اول
کا اجتماع النقیضین کو مستلزم ہے مولوی عبد القادر صاحب کو چاہیے کہ اپنے دونون دعوونکو
ثابت فرماوین اور اسکو بھی ثابت فرماوین کہ اول من کا استعمال اول حقیقی مین ہی آتا ہے
اضافی مین نہین آتا اور یہ بھی تحریر فرماوین کہ مولوی فضل حق صاحب سے پہلے اور بھی
کسیکا یہ عقیدہ تھا یا نہین اور ایسا ہی جو جواب سے یزید اور شمر اور خاتم الآیات وغیرہ
کے باب مین تحریر فرمایا ہے سائل لکھتا ہے کہ معنی ان سب امور کا سمجھنا اول اور خاتم کا
مفہوم کے سمجھنے پر موقوف ہے اور اسکا ثبوت جناب مولوی عبد القادر صاحب کے
ہی مقالہ سے کہ کہتے ہین کہ مفہوم لفظ اول اور خاتم کا کلی ہے اور کلی اگرچہ منحصر فی
فرد واحد ہو لیکن قابل وقوع شرکت کو ہے پس امثال یزید اور شیطان اور شمر وغیرہ کے
داخل تحت قدرت الٰہیہ ہین +

جواب از طرف مولوی عبد القادر صاحب + مولوی سید امیر احمد صاحب نے جو
مطالبہ کیا اس امر کے ثبوت کا کہ معنی حقیقی اول کے قابل تعدد نہین ہین تو جواب اوسکا
یہ ہے کہ مولوی سید امیر احمد صاحب کو چاہیے کہ کتاب تلویح حاشیہ توضیح مین ملاحظہ کرین کہ
اوسمین معنی حقیقی اول کو قابل تعدد لکھا ہے یا نہین اور بعد ملاحظہ کرنے کتاب مذکور کے
صاف صاف کہین کہ آیا معنی حقیقی اول کے قابل تعدد ہین یا نہین انصاف اس امر کا
اونھین سے چاہا جاتا ہے بلکہ مولوی صاحب شرح وقایہ کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرماوین
کہ شرح وقایہ سے بھی معنی حقیقی اول کا قابل تعدد ہونا صاف ظاہر ہے یہ ثبوت
مطالبہ اول کا اور مطالبہ دوسرا جو ہے کہ تعدد اول کا اجتماع النقیضین
کو مستلزم ہے اوسمین دونون کتابون کو دیکھکر صاف کہین کہ ثابت ہے یا نہین اور وہ جو
استفسار کیا ہے کہ اول من کا استعمال اول حقیقی مین ہی آتا ہے اور اول اضافی مین نہین آتا
استعمال اسکا ہے کہ کلام صفات آنحضرت صلعم مین ہے آپ فرماوین کہ وہان معنی حقیقی
مراد ہین یا اضافی اور یہ بھی قبل مولوی فضل حق صاحب کے ممکن ہونا بیٹے بعد خاتم النبیین
کا شاہ ولی اللہ دہلوی سے ثابت ہے اور وہ جو لکھا ہے کہ مفہوم لفظ اول

وخاتم کا کلی ہی اور پھر لکھا کہ مانع وقوع شرکت نہین اسلئے ردّ سے واسطے شرح وقایہ
کافی ووافی ہی اب یہ بیان ہو کہ اجتماع النقیضین جسکو مولوی سید امیر احمد صاحب قدرت
الہی مین داخل نہونا تسلیم کرچکے ہین آیا اوسکے سب افراد و مصادیق داخل قدرت نہین ہین
یا کچھہ تفریق ہی اور وہ جو سائل نے سوال کیا تھا کہ جو شخص مثل آنحضرت کو ایک یا دو یا چھہ
یا سات موجود و متحقق عالم مین کہے آپ کے عقیدے مین وہ شخص صحیح العقیدہ ہی یا
فاسد العقیدہ اور آپ کا بھی یہی عقیدہ ہی یا نہین فقط - معلوم نہین کہ کس وجہ سے
جواب اوسکا قلم انداز ہوا اوسکا جواب دینا ضرور ہے ❊

جواب از طرف مولوی سید امیر احمد صاحب

حامداً و مصلیاً جناب مولوی عبد القادر صاحب نے جو پہلے مطالبے کے جواب
مین تحریر فرمایا کہ کتاب تلویح حاشیہ توضیح مین ملاحظہ کرین کہ اوسمین معنی حقیقی اول کو قابل
تعدد لکھا ہی یا نہین جواب اوسکا یہ ہی کہ تلویح مین جس اول سکے تعدد کو منع لکھا ہی
وہ اول بالفعل ہی اور گفتگو جس اول مین ہی وہ اول بالامکان ہی اور بطلان اول
بالامکان سکے تعدد کا تلویح یا شرح وقایہ سے ثابت نہین ہوتا جناب مولوی عبد القادر
صاحب کو چاہیے کہ بطلان اوسکا ثابت فرماوین اور تعدد اول من کا کلام اللہ اور
حدیث شریف اور کتب نحو یہ سے ثابت ہے جناب مولوی صاحب عنایت فرماکر
آپ صحیحین اور ابن ماجہ اور ترمذی اور کافیہ وغیرہ کی طرف رجوع فرماوین کہ اونسے تعدد
اول من کا ثابت ہوتا ہے یا نہین انصاف جناب سکے ہاتھہ ہے اور دوسرے مطالبے
سکے جواب مین جو تحریر فرمایا وہ آپکی تقریر پر موقوف ہی عنایت فرماکر اوسکی تقریر تحریر
فرمائیے اور وہ جو تحریر فرمایا کہ کلام صفات آنحضرت مین ہے وہ جناب کی شان والا
سے بعید ہے گفتگو صفات شیطان اور یزید و شمر وغیرہم مین ہے جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر درمیان مین نہین تعجب ہے کہ جناب والا نے حالانکہ دونون
سوالون کا جواب لکھا ہی اور پھر خیال شریف مین نرہا علاوہ اسکے خود اس احقر کی
تحریر مین موجود ہے جناب مولوی عبد القادر صاحب نے یہ تحریر فرمایا کہ مثل شیطان کا

صفت اول من عطی ہین مقدور جناب باری نہین انتہی اب آپ صاف ارشاد فرماتے
کہ اول من کا استعمال اول حقیقی مین ہے آتا ہے یا اضافی مین بھی اور وہ جو تحریر فرمایا کہ قبل
مولوی فضل حق صاحب کے ممکن ہونا نبی کا بعد خاتم النبیین کے تفہیمات الٰہیہ سے ثابت
ہے وہ بھی بے محل ہے گفتگو مثل شیطان اور مثل یزید اور مثل شمر وغیرہم مین ہے انکے
مثل کا ممتنع ہونا قبل مولوی فضل حق صاحب کے اور شخص کے کلام سے جو مسلم ہو اور
قول اسکا قابل اعتبار ہو اور مردود بھی نہو ثابت فرمائیے تاکہ اس احقر کی تسکین
ہو وہ سند اثبوت امتناع ذاتی مثل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تفہیمات الٰہیہ سے محل تامل
ہے اور وہ جو تحریر فرمایا کہ اول اور خاتم کے کلی ہونے کے رد کے واسطے شرح وقایہ
کافی ووافی ہے محل نظر ہی جناب شرح وقایہ سے کلی ہونے کا رد کیونکر ہوتا ہے وہ بیان
فرمائیے اور آپ نے یہ ارشاد نہ فرمایا کہ اول اور خاتم فرد منتشر یعنی فرد معین معلوم التعین
ہین یا نہین اگر آپ کے نزدیک ثابت ہو تو آپ مہربانی فرما کر اوسکو ثابت فرمائیے اور
اور وہ جو اجتماع النقیضین کے باب مین تحریر فرمایا جواب اوسکا یہ ہی کہ جو نفس الامر مین مصداق
اجتماع النقیضین کا ہو وہ ممتنع ہے اور جو مصداق اجتماع النقیضین کا زعمی ہے اور حقیقت
مین وہ مصداق نہین پس وہ ممتنع نہین اور جواب آپکے سوال کا بعد تمام ہونے اس
تحریر کے دیا جائیگا واللہ سبحانہ یحق الحق وہو یہدی السبیل

جواب از طرف مولوی عبد القادر صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ تعالے علی خیر خلیفہ محمد خاتم النبیین وشفیع المذنبین
وآلہ واصحابہ اجمعین جناب مولوی امیر احمد صاحب نے جو لکھا کہ تلویح حسب اول کے تعدد
کو منع لکھا ہی وہ اول بالفعل ہے اور گفتگو حسب اول من ہے وہ اول بالامکان ہی اور بطلان اول بالامکان کے
تعدد کا تلویح یا شرح وقایہ سے ثابت نہین ہوتا فقط مناسب تھا کہ توضیح وتلویح وشرح وقایہ
دیکھکر یہ جواب لکھیے کہ ان کتابون سے ہونا اول کا عبارت فرد سابق علی جمیع من
عداہ سے ثابت ہے اور تلویح وتوضیح سے عدم امکان تعدد کا اول کے معنی حقیقی
مین ثابت ہے چنانچہ عبارت توضیح کی یہ ہے وتحقیقہ ان الاول عبارت عن الفرد السابق

بالنسبة الی کل واحد ممن ہو غیرہ ففی قولہ من دخل ہذا الحصن ولا یمکن حمل الاول علے ہذا المعنی وہو معناہ الحقیقی واما فی قولہ کل من دخل اولا فلا یمکن حمل الاول علے معناہ الحقیقی الخ اور وہ جو کہا کہ صحیحین اور ابن ماجہ اور ترمذی اوکافیہ وغیرہا کی طرف رجوع فرماوین کہ اونسے تعدد اول من کا ثابت ہوتا ہی یا نہین فقط اعین گریز ہے مد حقیقی سے سرگردان کتابون سے تعدد اول حقیقی کا جسکا عدم امکان توضیح وغیرہ سے ثابت ہی ثابت نہین ہوتا ہی اور وہ جو لکہا کہ دوسرے مطالبے کے جوابت مین جو تحریر فرمایا وہ آپکی تقریر پر موقوف ہے الخ حال اسکا یہ ہے کہ اسکا سوال خود مولوی امیر احمد صاحب سے سائل نے کیا تھا عبارت سوال کی یہ ہے اب سائل عرض کرتا ہے کہ مثل آنحضرت صلعم کا یعنی دوسرے شخص کا خاتم النبین ہونا اوسی آن مین جسمین حضرت خاتم النبین تھے آپ کے نزدیک افراد اجتماع النقیضین سے جسکو خود اللہ جل شانہ کی قدرت مین داخل نہین سمجھتے ہین ہی یا نہین الخ یہ عبارت ہے بعینہا سوال سائل کی اوسکے جواب سے تعرض نہ پہلے جواب مین تھا نہ اس جواب مین ہے پھر اولٹا سوال کرنا اگرچہ نازیبا ہے لیکن قطع نظر اوس سے کہا جاتا ہے کہ جب توضیح و تلویح وغیرہ سے عبارت ہونا اول کا فرد سابق بالنسبۃ الی کل واحد ممن ہو غیرہ سے ثابت پس جس تقدیر پر دو شخص اول حقیقی فرض کیے جاوین ہر ہر واحد سابق علی جمیع من عداہ اور غیر سابق علے جمیع من عداہ ہوا اسکو اجتماع النقیضین کہتے ہین اور وہ جو کہا گفتگو صفات شیطان اور یزید و شمر وغیرہم مین ہے جناب رسالت مآب کا ذکر مبارک درمیان مین نہین الی آخرہ — قطع نظر تقویۃ الایمان اور رسالہ یکروزی وغیرہ سے یہ خیال کرنا چاہیے تھا کہ یہ گفتگو رسالہ احمدیہ اور صمدیہ کے متعلق ہے جسکا اصل موضوع بحث صفات آنحضرت صلعم مین ہے اور صفت شیطان یزید وغیرہ کے جو آپ صاحبون نے پیش کیے ہین وہ موضوع اصل بحث نہین ہین صرف الزاماً پیش کیے گئے ہین اور جواب اونکا از روے معنی حقیقی لفظ اول اور آخر کے موافق کتب اصول وغیرہ کے لکہا گیا ہے اور وہ جو کہا کہ صاف ارشاد فرمایئے کہ اول من کا استعمال اول حقیقی مین بھی آتا ہے

یا اول اضافی مین بھی حال اسکا یہ ہے کہ محل بحث استعمال لفظ کا دو معنون مین نہین ہے لیکن بہرصورت جواب سوال کا دیا جاتا ہے کہ گو استعمال اول کا حقیقی و اضافی دونون مین آتا ہے لیکن تعدد اور اشتراک مفہوم اول حقیقی مین بنظر ذات مفہوم کے ممکن نہین ہی اور وہ جو کہا کہ وہ جو تحریر فرمایا کہ قبل مولوی فضل حق صاحب کے ممکن ہونا نبی کا بعد خاتم النبیین کے تفہیمات الٰہیہ سے ثابت ہے وہ بھی مہمل ہے الخ یہ قول سخت مہمل ہے مولوی فضل حق صاحب کی اصل بحث امکان و عدم امکان نبی بعد خاتم النبیین اور مماثل آنحضرت صلعم مین ہے اور یہ تفہیمات سے ثابت ہے اور وہ جو کہا کہ گفتگو مثل شیطان اور مثل یزید اور مثل شمر وغیرہم مین ہے ان کے مثل کا ممتنع ہونا قبل مولوی فضل حق صاحب کے کسی اور شخص کے کلام سے جو مسلم ہوا اور قول اوسکا قابل اعتبار ہوا اور ہر دو بھی نہ ہو ثابت فرمائیے الخ حال اسکا یہ ہے کہ تسکین خاطر کے واسطے عبارت توضیح کی جو منقول ہوئی کافی ہے کہ اوس سے عدم امکان تعدد کا مفہوم اول مین بمعنی حقیقی کے مطلقاً صاف و صریح ثابت ہے اور وہ جو کہا کہ شرح وقایہ سے کلی ہونا اوسکا رد کیونکر ہوتا ہے وہ بیان فرمائیے حال اسکا یہ ہے کہ جب صاحب شرح وقایہ کے نزدیک فردیت اور سبقت علی جمیع من عداہ من جنسہ اور عدم مسابقت دوسرے کی ثابت ہی پھر کلی ہونا اوسکا صاف مردود ہوگیا اور اولیت و خاتمیت آنحضرت صلعم فرد معین و مشخص ہے ہرگز صلاحیت تعدد کی نہین رکھتی ہے اور ہونا دو اول کا اور دو خاتم کا ہے حقیقی کے مصداق اجتماع النقیضین کی حقیقی سے نہ ہو بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت نبوت منتفی تھی بنظر ذات اس وصف کے منشا نبوت کو بیچ مقابل دو الا تقیین سے اور جواب دینا سوال کا باوجود تکرار مطالب کے نہایت نازیبا ہی فقط

جواب از طرف مولوی سید امیر احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا و مصلیا و مسلما جناب مولوی عبد القادر صاحب نے تحریر فرمایا کہ مناسب تھا کہ توضیح و تلویح و شرح وقایہ دیکھکر یہ جواب لکھتے کہ اون کتابون سے ہونا اول کا عبارت فرد سابق علی جمیع من عداہ سے ثابت ہے جناب مولوی صاحب اس

عبارت سے کیا معنی آیا سبقت سے سبقت بالفعل جمیع من عدہ بالفعل پر مراد ہے
یا سبقت جمیع ممکن پر اگر مراد اول ہے تو مطلب جناب کا حاصل نہین ہوتا کیونکہ سبقت
ابلیس کی جمیع من عصے بالفعل پر ثابت ہے لیکن اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ جو شہر
ابالسہ مقدور جناب باری ہین اونپر بھی سبقت اوسکو حاصل ہو جاوے اور اگر مراد
سبقت جمیع ممکن پر ہے تو وہ اول المسئلہ ہے سبقت و اولیت شیطان کی جمیع من
عصے پر اور سبقت یزید کی جمیع مدلعن سمت پر باعتبار اس سلسلہ محدودہ کے ہے
نہ باعتبار جمیع ممکن کے اسکا اثبات آپکے ذمے ہے اور وہ جو تحریر فرمایا کہ تلویح
اور توضیح سے عدم امکان تعدد کا اول کے معنی حقیقی مین ثابت ہے الخ وہ بھی امر
شگرف ہے جناب اب تک اول حقیقی ہونا شیطان کا اول من عصے سے ثابت نہین ہوا
اور بالفرض والتقدیر اگر ثابت بھی ہو تو بعد تسلیم اول من عصے ہونے شیطان کے
دوسرے کے امتناع ذاتی کا قائل ہونا بیجا ہے کیونکہ مقررات و مسلمات سے ہے
کہ مواد ثلثہ یعنے امکان اور وجوب اور امتناع مجعول نہین ہوتے پس جب متصف ہونا
شیطان اور یزید کا بصفت اولیت موجب امتناع ذاتی اونکے مثل کا ہوا تو لازم آتا
ہے کہ امتناع ذاتی مجعول اور معلول ہو وہو صریح البطلان علاوہ اسکے شرح مواقف
اور اربعین امام رازی مین مصرح ہے کہ مثل الممکن ممکن اور تفسیر روح البیان مین تاویلات
نجمیہ سے منقول ہے القدرۃ علی مثل الشی کالقدرۃ علیہ لاستواءہما بالکل و جہ استئ
پس جب پروردگار عالم کی قدرت شیطان اور یزید اور شمر وغیرہم پر ثابت اور متحقق ہے
تو قدرت اونکے مثال پر بھی ثابت و متحقق ہوگی ونعم بعدد البطالہا اور یہ جو فرمایا کہ ان
کتابون سے تعدد اول حقیقی کا جسکا عدم امکان توضیح وغیرہ سے ثابت ہے ثابت نہین
ہوتا ہے حضرت سلامت کتب مذکورہ سے تعدد اول من کا جسے مولوی فضل حق
اولیت حقیقی سمجھتے ہین ثابت و متحقق ہے اور وہ جو تحریر فرمایا کہ اسکا سوال خود سائل
نے کیا تھا الخ محل تعجب ہے جنابا خود حضرت نے تحریر اول مین دعوی فرمایا تعدد اول
کا اجتماع النقیضین ہے احقر العباد نے مطالبہ کیا کہ جناب مولوی عبدالقادر صاحب

لوچاہیے کہ اپنے دونوں دعوؤنکو ثابت فرماوین بعد اسکے جناب والانے تحریر فرمایا
اور حال مطالبہ دوسرے کا یعنی یہ کہ تعدد اول کا اجتماع النقیضین ہے اسکو بھی
اونھین دونون کتابون کو دیکھکر صاف کہین کہ ثابت ہے یا نہین انتہی — اوسکے
جواب مین احقر نے لکھا کہ دوسرے مطالبہ کے جواب مین جو تحریر فرمایا وہ آپ کی
تقریر پر موقوف ہے عنایت فرماکر اوسکی تقریر تحریر فرمائیے پھر اب جو آپ تحریر فرماتے
ہین کہ اسوال سائل نے کیا تھا الخ بجز گریز کے اور کیا ہے اور یہ جو آپ نے تحریر فرمایا
کہ حسب توضیح اور تلویح وغیرہ سے عبارت ہونا اول کا فرد سابق بالنسبۃ الی کل واحد ممن عداہ
غیرہ سے ثابت پس حسب تقدیر پر دو شخص اول حقیقی فرض کیے جاوین ہر ہر واحد سابق
علے جمیع من عداہ ہوا اور غیر سابق علے جمیع من عداہ نہوا اسکو اجتماع النقیضین کہتے ہین
قطع نظر اسکے کہ لفظ اول من عصی اور اول من بدل سنتی سے اولیت حقیقی مراد ہو اولیت
شیطان اور یزید کی بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ باعتبار جمیع ممکن کے اور جب
اتصاف شیطان اس صفت کے ساتھ بالفعل تسلیم کیا گیا اور ظاہر ہے کہ اتصاف اور
افراد کا بھی علی سبیل البدلیہ اس صفت کے ساتھ ممکن ہے تو اتصاف دوسرے کا
ممتنع بالذات نہوگا ورنہ لازم آتا ہے مجعول ومعلول ہونا امتناع ذاتی کا اور وہ صریح البطلان
ہے علاوہ ازین ممتنع بالذات اوسکو کہتے ہین جسپر جمیع انحاء وجود کے ممتنع ہون جیسے
واجب وہ ہے جسپر جمیع انحاء عدم کے ممتنع ہون چنانچہ شرح ہدایۃ الحکمۃ صدرای شیرازی
مین بحث زمان مین مسطور ہے اور ظاہر ہے کہ وجود مثل ابلیس کا اس طرح بھی ممکن ہے
کہ پروردگار عالم اوسکو پیدا نکرتا اور اوسکی جگہ اوسکے مثل کو قائم کرتا اور اسطور پر بھی ممکن
ہے کہ پروردگار عالم اس صفت کو اوس سے سلب کرکر دوسرے کو دیدے اور
اسکے جناب مولانا مولوی عبد القادر صاحب بھی معترف ہین پس جب مثل مذکور پر دو نحو
سے ممکن ہوئین تو اونکے اعتراف کے موافق بھی مثل مذکور ممتنع ہوا اور وہ جو تحریر
فرمایا قطع نظر تقویۃ الایمان اور رسالہ یکروزی وغیرہ سے الخ عجیب وغریب ہے
میری بحث فقط شیطان اور یزید اور شمر وغیرہم سے ہے تقویۃ الایمان اور رسالہ

یلروزی وغیرہ میری بحث سے خارج ہین پس اوسکو اس بحث مین لانا شایان شان
محقق نہین اور یہ جو تحریر فرمایا کہ من بحث استعمال لفظ کا دو معنون مین نہین ہی محل
بحث ہے کیونکہ دریافت یہ کیا گیا تھا کہ آیا اول من کا استعمال فقط اولیت حقیقی مین
ہے آتا ہے یا اضافی مین بھی جب آپ کے اعتراف سے ثابت ہوا کہ استعمال اول من کا
دونون مین آیا ہے تو اول من سے دلیل لانا اولیت حقیقی پر محض بیجا ہے مستدل کو چاہیے
کہ اول اول من کا استعمال اولیت حقیقی مین ثابت فرماوین پھر گفتگو کرین اور یہ جو فرمایا
کہ یہ قول سخت بے محل ہے الی آخرہ سخت بے محل ہے مولوی فضل حق صاحب کی
بحث اگرچہ امکان اور عدم امکان مماثل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین تھی
مگر اوسکو میری بحث سے کچھ علاقہ نہین علاوہ ازین عقیدہ مولوی فضل حق صاحب کا مخالف
ہے اکابر دین کے امام رازی نے تفسیر کبیر مین تحریر فرمایا ہے وثانیہا ان الآیۃ تقتضی
مزج اللطف بالعنف لانہا تدل علی القدرۃ علی ان تبعث فی کل قریۃ نذیرا مثل محمد صلی اللہ
علیہ وسلم وانہ لاحاجۃ بالحضرۃ الالہیۃ الی محمد البتۃ وقولہ ولو تدل علی انہ سبحانہ لا یفعل ذلک
فبالنظر الی الاول یحصل التادیب وبالنظر الی الثانی یحصل الاعزاز انتہی اور کیمیاء سعادت
مین مرقوم ہے پس قدرت اولی نہایت است کہ آسمان و زمین ہرچہ درمیان آنست از جن و آدمی
وحیوان ونبات ہمہ اثر قدرت اوست و بر امثال اینہا الی غیر النہایت قادرست پس چگونہ
روا بود کہ بسبب قدرت دیگری را چیزی دوست دارند اما صفت تنزہ و پاکی از عیوب آدمی
را کمال این کے تواند بود و اول نقصان وی آنست کہ بندہ است و ہستی او بوی نیست
بلکہ آفریدہ است وچہ نقصان بود بیش ازین و انگاہ جاہل ست بباطن خود با چیزی دیگر چہ رسد
کہ اگر یک رگ در دماغ وی کژ شود دیوانہ شود و نداند کہ سبب آن چیست و باشد کہ دارو آن
در پیش وی بود و نداند و از عجز و جہل او چون حساب برگیری کہ چند ست علم و قدرت او در
مختصر گردد اگرچہ صدیق نیست و اگرچہ ہمہ پس پاک از عیوب آنست کہ علم او بے نہایت
و کدورت جہل را بان راہ نیست و قدرت وی بر کمال است کہ ہفت آسمان و زمین و ہرچہ
قدرت وی ست اگر ہمہ را ہلاک کند بزرگی و پادشاہی او را ہیچ نقصان نبود و اگر صد ہزار عالم

دیگر در یک لحظه بیا فریند و یک ذره از عظمت او زیاده نشود که زیادتی را آن راه نیست
و پاک است از عیب که نیستی را بذات و صفات او راه نیست بلکه نقصان خود در حق او ممکن است
پس هر که او را دوست ندارد و دیگرے را دوست دارد از غایت جهل و ست انتہی
اور ایسے ہی ہی مکاتیب خواجہ عارف منیری او جمل حاشیہ تفسیر جلالین مین بحیث قلت وصبت
کے عبارت اوسکی نقل نہین کی گئی اور تفہیمات الہیہ کی عبارت مین فقط لفظ لایمکن ان
یوجد بعدہ نبی کا ہی اور دعوی جناب مولوی فضل حق صاحب کا عدم امکان عقلی ہی اور لفظ لایمکن عدم امکان عقلی مین نص
نہین کما لا یخفی علی اللبیب اور وہ جو تحریر فرمایا کہ تسکین خاطر کے واسطے عبارت توضیح کی جو منقول
ہوئی کافی ہی کہ اوس سے عدم امکان تعدد کا مفہوم اول ہین الخ جواب اسکا ماسبق سے
ظاہر ہے اور وہ جو فرمایا کہ جب صاحب شرح وقایہ کے نزدیک فردیت اوسبقت الخ بالفرض
اگر وہ مزاحم ہے تو کلیت اول حقیقی کی نہ اول مطلقًا کی اور اولیت حقیقی اب تک لفظ اول
من سے ثابت نہین ہوئی اور خاتم النبیین کے معنی یا یہ ہین کہ لیس بعدہ نبی آخر النبیین
ہین اور دونون معنی کر لفظ خاتم النبیین تعدد قبول کرسکتا ہے اور دو اول اور دو خاتم کا
مصداق اجتماع النقیضین ہونا اب تک متکلم فیہ ہے اور جواب سوال کا بعد ختم اس تحریر
کے ضرور بالضرور دیا جائیگا جناب والا بہ نشاط خاطر رہین واللہ سبحانہ یحق الحق وہو یہدی السبیل

جواب از طرف مولوی عبد القادر صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم مولوی امیر احمد صاحب کی خدمت مین ایک بار دو بار تین بار
چار بار سائل نے عرض کیا کہ جو شخص مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یا دو چھہ یا ساتا
موجود و متحقق عالم مین کہے آپ کے عقیدے مین وہ شخص صحیح العقیدہ ہے یا فاسد العقیدہ
اور آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے یا نہین ہر بار آپ نے اسکے جواب صاف سے حیلہ و
حوالہ و اعتراض و وعدہ آیندہ کیا حالانکہ بہ نسبت اس عقیدے کے جو آپ کے ہم مذہبون نے
یعنے میان عبد الغفور و غلام نبی نے جو مولوی عالم علی صاحب سے اس معاملے مین استفسار
کیا اونھون نے اوسکے جواب مین صاف و صریح لکھدیا پس معلوم شد کہ این چنین حدیث
و قول را اعتبار نباید کرد زیرا کہ مخالفت کلام مجید لازم مے آید زیرا کہ او تعالے در قرآن شریف

سواے یک آدم ویک نوح ویک ابراہیم ویک عیسے ویک محمد صلعم ذکر کردہ است
ونیز لازم مے آید کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبین نباشند وایں
صریح کفر است الخ اور کمال منقبت مولوی سید عالم علی صاحب موصوف سے کے
رسالہ ہدایۃ المبتدعین مین جو کچھ لکھہ چکے ہین مولوی امیر احمد صاحب کو خود معلوم ہے
پس ایسے مسئلہ مین اقدام کرنا اور پھر بعد طلب کے اوس کے جواب دینے مین
حیلہ وحوالہ کرنا محض نازیبا ہے مگر اب سائلین آپ کو تکلیف نہین دینی چاہتے آپ
مولوی عالم علی صاحب کے اس عقیدے کو کفر کہین یا مانند رسالہ تزایہ کے معاذ اللہ
معاذ اللہ حضرت کے سات مثل کے موجود و متحقق ہونے کے عالم مین قائل
رہین اور بہ نسبت لفظ اول وغیرہ کے جو طول کیا کچھ حال اوسکا ایک مرتبہ بیان کرنا
اور ضرور ہے آیندہ تمکو قبول کرنے نہ قبول کرنے کا اختیار رہے **قولہ** آیا سبقت
سے سبقت بالفعل جمیع من عدا بالفعل پر مراد ہے یا سبقت جمیع ماکمن من بعد پر الخ
حال اسکا یہ ہے کہ کاش عبارت توضیح کی جو پہلے اس سے لکھی گئی تھی اوسکو دیکھتے

کردہ یہی تحقیقہ ان الاول عبارۃ عن الفرد السابق بالنسبۃ الی کل واحد ممن عدا

ففی قولہ ممن دخل ہذا الحصن اولا یمکن حمل الاول علے ہذا المعنی ومعناہ الحقیقی ای الاول بالنسبۃ الی
کل من دخل اولا فلا یمکن حمل الاول علے معناہ الحقیقے الخ دیکھو اس عبارت میں معنا
اور صریح ہونا اول کا عبارت فرد سابق بالنسبۃ الی کل واحد ممن عداہ وغیرہ سے
مذکور ہے جو شامل ہے جمیع من عداہ بالفعل اور جمیع ماکمن من بعدہ کو اور یہی اوسمین
تصریح ہے عدم امکان تعدد معنی حقیقے اول کے پس تشقیق مولوی امیر احمد صاحب
کے ایسی کھلی ہوئی عبارت توضیح کے سامنے کیا کام آسکتی ہے اور وہ جو بعد نقل حوالہ توضیح و تلویح
کے کہا کہ اب تک اول حقیقی ہونا شیطان کا اول من عصے سے ثابت نہیں ہوا الخ
حال اوسکا یہ ہے کہ کلام اول حقیقی مین ہے پس اگر مراد اول من عصے سے اول
حقیقی ہے بیشک حسب تصریح توضیح وغیرہ کے تعدد اوس مین ممکن نہین ہے اور
اگر معنی حقیقی مراد نہون تو تعدد اوسمین کسیطرح منافی ہمارے دعوی کی نہین ہے کہ مرجحث

آخری بحث اسیقدر مین رہگئی ہے کہ اول حقیقی مین آیا اشتراک ممکن ہے یا نہین اور وہ جو کہا کہ ایک اول حقیقی ہونا شیطان کا اول من عصی سے ثابت نہین ہوا الخ حال اوسکا یہ ہے کہ معلوم نہین مولوی امیر احمد صاحب کے نزدیک ثبوت کسکو کہتے ہین اور قبل شیطان کے کسکا عصیان اون کے نزدیک محتمل ہوا اور چونکہ یہ امور خارج از بحث ہین لہذا اون سے اعراض کرکے اصل مطلب سے تعرض کیا جاتا ہے وہ جو کہا کہ مقررات اور مسلمات سے ہے کہ مواد ثلثہ یعنے امکان اور وجوب اور امتناع مجعول نہین ہوتی پس جب متصف ہونا شیطان وغیرہ کا بصفت اولیت موجب امتناع ذاتی اوسکے مثل کا ہوا تو لازم آتا ہے کہ امتناع ذاتی مجعول اور معلول ہو وہو صریح البطلان الخ حال اسکا یہ ہے کہ اس مین مجعولیت اور معلولیت کہان ہے مثلاً زید کا شریک اوسکی تشخص مین بسبب صفت فردیت وجزئیت کے ممتنع ہے تو اس سے معلولیت اور مجعولیت امتناع صدق جزئی کی اوپر کثیرین کے کسی طرح متصور نہین ہوسکتی **قولہ** شرح مواقف و اربعین امام رازی مین مصرح ہے کہ مثل الممکن ممکن الخ حال اسکا یہ ہے کہ مواد سے اسمٰعیل صاحب کے رسالہ یکروزی اور مولوی تراب علی کے رسالہ افادات ترابیہ سے محل نزاع یہ مشخص ہے کہ مراد مثل سے وہ فرد ہے کہ مشارک ہو ماہیت اور اوصاف کمال مین پس جب تک آپ یا اور کوئی صاحب صراحۃً یہ دعوی نقل کرینگے صرف واقع ہوجانے لفظ مثل سے کسی مقام پر مدعا آپ کا ثابت نہین ہوسکتا ہے ورنہ یون تو کافر ہمیشہ سے کہتے چلے آتے ہین ما انتم الا بشر مثلنا اور انبیا نے بھی فرمایا ان نحن الا بشر مثلکم کلام اس مین نہین ہے بلکہ کلام تعدد اوصاف جزئیہ فردیہ ممتنعۃ الاشتراک مین ہے مثل اولیت حقیقیہ و خاتمیت حقیقیہ وغیرہ کے اور وہ جو کہا کہ کتب مذکورہ سے تعدد اول من کا جس سے مولوی فضل حق صاحب اولیت حقیقی سمجھتے ہین ثابت و متحقق ہے الخ اس مقام پر بھی تعدد اولیت حقیقیہ کا جسکا امتناع وعدم امکان توضیح وغیرہ سے ثابت ہے ہرگز ثابت نہوسکا کیونکر معلوم ہوا کہ اول احادیث مین مراد اول حقیقی ہے **قولہ** اور وہ جو تحریر فرمایا کہ اسکا سوال خود سائل نے کیا تھا الی **قولہ** بجز گریز کے اور کیا ہے

شیطان عصیان قبل ... عبدالقادر ... خطای مولوی

الخ حال اوسکا یہ ہے کہ خود ہماری پہلی تحریر مین جسکا حوالہ دیتے ہو سوال سائل کا موجود
ہے پھر اوسکو گریز قرار دینا شاید بسبب سہو بشری یا عدم فہم کے ہے واللہ اعلم بالصواب
اور گریز سے یہان کیا مناسبت کہ خود اس مقام پر بھی جواب اوسکا موجود ہان البتہ
بہ نسبت جواب کے جو کچھ کلام کیا وہ البتہ قابل التفات ہے اور وہ یہ کہ توضیح اور تلویح
وغیرہ کے حوالے کے جواب مین جو لکھا کہ قطع نظر اوسکے کہ لفظ اول من عصی اور
اول من بدل سننے سے اولیت حقیقی مراد ہو اولیت شیطان و یزید کی بہ نسبت اس سلسلہ
محدودہ کے ہے نہ باعتبار جمیع ماکمن کے الخ اسکا منشا بھی نہ دیکھنا عبارت توضیح کا ہے
کہ جس مین نفی امکان کی صریح ہی قولہ علاوہ ازین ممتنع بالذات اوسکو کہتے ہین کہ جسکے
جمیع انحاء وجود کے ممتنع ہون الخ حال اوسکا یہ ہے کہ بیشک تعدد اول کا [illegible]
کر اوسپر جمیع انحاء وجود کے ممتنع ہین اور ممکن ہونا عدم وجود شئ کل کا یا اوسکی جگہ اوسکے مثل
کو قائم کرنا اوسکو تعدد سے کچھ علاقہ نہین جو غیر ممکن ہے قولہ تقویت الایمان اور رسالہ
یکروزی وغیرہ میری بحث سے خارج ہین الخ بحث آپکی رد ہی احمدیہ اور صمدیہ کا
کہ جس مین رسالہ یکروزی وغیرہ کا رد ہے پس تقویت الایمان اور رسالہ یکروزی وغیرہ
کو خارج از بحث قرار دینا نہایت عجیب وغریب ہے قولہ اور یہ جو تحریر فرمایا کہ محل بحث
استعمال لفظ کا دو معنون مین نہین ہے الی قولہ اول من کا استعمال اولیت حقیقی
مین ثابت فرماوین پھر گفتگو کرین الخ استعمال اول من کا اولیت حقیقی مین اور استعمال
بمعنی مجازی کے درصورت عدم امکان حمل معنی حقیقی کے بعارضہ لفظ کل وغیرہ کے توضیح
مین مصرح ہے مولوی فضل حق صاحب کی بحث اگرچہ امکان وعدم امکان مماثل رسالت
جناب صلعم مین ہے مگر اوسکو میری بحث سے کچھ علاقہ نہین الخ اعتراض آپ صاحبون
کا احمدیہ وصمدیہ وغیرہ پر ہے پھر اون رسائل کی بحث کو خارج از بحث قرار دینا اور
کسی مثال کو اصل بحث ٹھہرانا نہایت ناانصافی ہے قولہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین
تحریر فرمایا ہے الی قولہ بسبب قلت فرصت کے عبارت اوسکی نقل نہین کی گئی الخ
حال اوسکا یہ ہے کہ تفسیر کبیر کی عبارت مین اور کیمیا سعادت کی عبارت مین اور اسکا

غلطی مولوی عبدالقادر صاحب [illegible]

غلطی مولوی عبدالقادر صاحب [illegible]

وغیرہ کی عبارت مین ہرگز ہرگز دعوی رسالہ بکروزی وغیرہ کا مذکور نہین ہے سب
غیر سے عوا ثبت دعوی کی نہین ہے افسوس ہے کہ باوجود یکہ رسالہ صمدیہ مین
امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر سے منقول ہے اما علی قولنا فہو محمول علے ان اللہ
تعالے لما اخبر بذلک وعلم وقوعہ فانہ ان لم یقض بہ ولم یعلم وقوعہ کان ذلک محالا
غیر مقدور لان خلاف المعلوم غیر مقدور انتہی اوسکو نہ دیکھا اب مناسب ہے کہ
صمدیہ کو دیکھین اور اوسکا جواب لکھکر مشہور کرین **قولہ** اور تفہیمات الہیہ کی عبارت
مین الخ حال اسکا یہ ہے کہ تفہیمات الہیہ مین عدم امکان کو تفریع کیا ہے ختمیت او
تشخص کمال وغیرہ پر پس عدم امکان عقلی صریح ہے اور وہ جو تعرض حوالہ عبارت شرح وقایہ
سے کیا حال اوسکا مانند حوالہ توضیح کے ہے **قولہ** اور خاتم النبین کے معنے اسلے
قولہ اور دونون معنے کر لفظ خاتم النبیین لقد قبول کر سکتا ہے الخ معاذ اللہ من ذلک پس اس
تقدیر پر نفی نبوت غیر آنحضرت صلعم کے عہد آنحضرت صلعم مین کیونکر ہو سکے گی۔ اور
یہ صریح ابطال ہے واضح ہو کہ مولوی امیر احمد صاحب نے اپنی ان تحریرات مین بارہا
اعادہ ان ہی مطالب کا کیا جنکا جواب شافی صمدیہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور ان
تحریرات مین بار بار یہی جواب دیا گیا اگر یہی اعادہ مطالب سابقہ مردودہ کا جواب
ٹھہرایا جاوے تو کبھی بحث تمام نہو سکے گی ہان البتہ اگر آپ کے پاس جواب شافی
ان تحریرات کا بغیر تکرار مطالب سابقہ کے کچھہ ہو تو اوسکا بیان کرنا البتہ زیبا ہے فقط والحمد للہ اولاً و آخراً

جواب از طرف مولوی امیر احمد صاحب

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین جناب مولوی عبد القادر
صاحب کی خدمت مین واضح ولائح ہو کہ ہمارا سوال آپ کی خدمت مین یہ تھا کہ اللہ
جل شانہ شیطان وغیرہ کے مثل پر قادر ہے یا نہین اوسکے جواب مین آپ نے
تحریر فرمایا کہ اللہ سبحانہ تعالی مثل ابلیس کا پیدا نہین کر سکتا کیونکہ تعدد اول کا لازم
آتا ہے اور وہ اجتماع النقیضین ہے لیکن تعدد اول کا اجتماع النقیضین ہونا اور اول
بالامکان کا قابل تعدد نہونا آپ اب تک ثابت نکر سکے اور اس سوال کے جواب

ے لکھنے کے بعد آپ نے یہ سوال اب سائل عرض کرتا ہے کہ مثل آنحضرت الخ
تحریر کرکے جواب مجھ سے چاہا ہر چند بکرات ومرات لکھا گیا کہ بعد ختم ہونے اس تحریر
کے جواب آپ کے سوال کا ضرور بالضرور دیا جاوے گا مگر آپ کی طرف سے
استبداد اور اصرار ہوا اگرچہ عقلا کے نزدیک معیوب ہے ایک بحث کو ناتمام چھوڑکر
دوسری بحث کی طرف رجوع کرنا اور خلط مبحث کرنا واسطے نمایش اور رغبت دینے
اون لوگون کے کہ سوال مستفسرہ ہمارے سے بسبب عدم موجودگی اور عدم معائنہ
کے واقف نہین ہین لیکن ہمکو آپ کے سوال کے جواب دینے مین کسی حالت اور
کسی وقت مین دریغ نہین ہم ہر وقت حاضر ہین اور ہماری زبان اور دلپر جواب آپکے
سوال کا موجود ہے اور بپاس خاطر آپ کے آپ کے سوال کا جواب آخر تحریر ہذا
مین لکھا جاتا ہے لیکن ختم کرنا بحث اول کا بہ ضرور ہے آپ کو بھی چاہیے کہ اس کا خیر
مین سعی فرماوین اور اس بحث کو اچھی طرح سے تمام کرین اور تا ختم سوال وجواب ہمارے
کے پھر مثل سابق کے دوسری طرف رجوع نفرماوین اور اسی بحث مین رہین مین
بھی انشاء اللہ العزیز یون ہی کرون گا واللہ الصوب والمعین ومنہ الاستعانۃ فی
کل حین قولہ مولوی عالم علی صاحب سے اس معاملے مین استفسار کیا الخ مولوی
عالم علی صاحب بزرگ آدمی ہین مضائق علمیہ مین نہین پڑے اونکا اس امر مین اعتبار
نہین علاوہ ازین مولوی صاحب مذکور اللہ سبحانہ تعالے کی قدرت کے مثل شیطان
ویزید وشمر وغیرہم بلکہ مثل جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر قائل ہین پس
احتجاج اونکے کلام سے محض بیجا ہے ومعہذا عرصہ چھہ مہینے کا ہوا کہ مینے اونکا رد
لکھدیا اور اونکے شبہات کا استیصال کر دیا آپ اپنے یہان کی خبر لیجیے کہ آپ تو
شیطان اور یزید اور شمر کے مثل پر اللہ تعالے کو قادر نہین بتاتے اور باتین بناتے
ہین اور آپ کے ہم مذہبون کے سرآمد مولوی کریم اللہ صاحب اوس شخص کے
پیچھے جو حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل پر اللہ سبحانہ تعالے کو قدرت
نہ بتاوے نماز کو منع لکھتے ہین اور اوسکے عقیدے کو قریب کفر اور خلاف عقائد

مسلمین اور گمراہی اضلالت اور اوسکی صحبت سے اجتناب واجب بتاتے ہین
عبارت استفتا اور اوسکے جواب کی ناظرین با انصاف کے دیکھنے کے لیے
منقول ہوتی ہے **سوال** کیا فرماتے ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین اس
باب مین کہ زید کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو قدرت نہین کہ مثل آنحضرت کے پیدا کرسکے
اور عمرو کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو قدرت تو ہے مگر موافق اپنے وعدے کے پیدا
نکرے گا ان دونون مین کون سچا ہے اور یہ اعتقاد جو زید کا ہے کیسا ہے اور
زید کو کیا سمجھنا چاہیے **الجواب** زید جھوٹا ہے اور دعوی اوسکا خلاف عقائد مسلمین
ہے اور عمرو سچا ہے اور اعتقاد زید کا گمراہی اور ضلالت ہے اور ایسے شخص کو
گمراہ اور اہل بدعت سے سمجھنا چاہیے اور اوسکی صحبت سے اجتناب واجب ہے
اور جو ایسے شخص کے کہنے کو قبول کرے اوسکو بہت تنبیہ کرنی چاہیے اور نماز بھی
ایسے شخص کے پیچھے نچاہیے اس واسطے کہ ایسے شخص کے کفر اور عدم کفر مین علما
مختلف ہو رہے ہین اور قریب کفر ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہے فقط اب کچھ حال
اوسکا جو آپ نے مولوی عالم علی کے فتوے سے نقل کیا قلمی ہوتا ہے **قولہ** زیراکہ
مخالفت کلام مجید لازم می آید زیراکہ او تعالے در قرآن شریف سوای یک آدم ویک نوح
ویک ابراہیم ویک عیسی ویک محمد صلعم ذکر نکردہ است **اقول** یہ کلام مبنی ہے غفلت
ونادانی پر اور مختل ومہمل ہے بچند وجہ اول یہ کہ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ بعض قدر
احادیث صحاح کتاب بدء الخلق مین وارد ہین اور اونکا مضمون قران شریف مین نیا
نہین وہ سب غیر معتبر ہو جائین کیونکہ مخالفت قران مجید کی لازم آتی ہے حالانکہ یہ امر
کافہ اہل سنت کے نزدیک باطل محض ہے - دوم یہ کہ انسان العیون مین شیخ
محی الدین ابن عربی سے منقول ہے قال الشیخ محی الدین قد طفت بالکعبۃ مع
قوم لا اعرفہم فقال لی واحد منہم اما تعرفنی فقلت لا قال انا من اجدادک الاول
کم لک منذ مت قال لی بضع واربعون الف سنۃ فقلت لیس لادم ہذا القدر من السنین
فقال لی ای ادم تقول عن ہذا الاقرب الیک فتذکرت حدیثا روی عن النبی

صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق مائۃ الف آدم فقالت قد یکون ذلک المجد الذی نبا
الیہ من اولئک والتاریخ فی ذلک مجہول مع حدوث العالم بلا شک ہذا کلامہ پس اس
عبارت سے ظاہر ہے کہ شیخ محی الدین ابن عربی نے حالت طواف مین ملاقات ایک
شخص سے کی کہ انکو انتقال کیے ہوے چند اوپر چالیس ہزار سال ہوے تھے اور
آنحضرت کی حدیث اونھون نے نقل کی کہ اللہ تعالے نے ایک لاکھ آدم پیدا کیے
اور قران مجید مین ایک آدم کا ذکر ہے پس مخالفت قران مجید کی لازم آتی ہے نعوذ باللہ منہ
سوم یہ کہ تفسیر جواہر القران مین کہ مخالفین کے نزدیک بھی معتبر ہے موجود ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ارضا مسیرۃ الشمس فیہا ثلثون یوما
ہی مثل ایام الدنیا ثلثین مرۃ مشحونۃ خلقا لا یعلمون ان اللہ یعصی فی الارض ولا یعلمون ان اللہ
تعالی خلق آدم وابلیس رواہ ابن عباس فاستوسع مملکۃ اللہ تعالے انتہی حالانکہ اس
تقریر کے موافق اسمین بھی مخالفت قران مجید کی لازم آتی ہے چہارم یہ کہ قصر قران
شریف پر ایسے امور مین بنا ہر قصر ہے وہدم مصر اور مخالف ہے قران شریف اور حدیث
شریف کے قال اللہ تعالے منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک واخرج ابو
داؤد عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت
القران ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القران فما وجدتم فیہ
من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وانما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل
لکم الحمار الاہلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطۃ معاہد الا ان یستغنی عنہ صاحبہا ومن نزل
بقوم فعلیہم ان یقروہ فان لم یقروہ فلہ ان یعقبہم بمثل قراہ وروی الدارمی نحوہ وکذا ابن ماجۃ
الی قولہ کما حرم اللہ واخرج احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ
عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ
یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ
انتہی وما یجب ما وقع ہہنا عن ہذا القائل زلۃ قلم مزلۃ قدم وفیہ مفاسد اخری لا تخفی علی المتامل
ذکرنا بعضہا فی مقام اخر ان شئت الاطلاع علیہا فارجع الیہ قولہ ونیز لازم سے آیدکہ محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نباشند واین صریح کفرست الخ **اقول** یہ کلام
مردود ومختل ہے بوجوہ عدیدہ ازانجملہ یہ کہ تم لوگ جو اور مخلوقات کے قائل اور زمینون
مین نہین آیا تمکو ایمان خاتم ہونے حضرت خاتم النبیین پر حاصل ہے یا نہین اگر نہین حاصل
تو کافر محض ہوا اور اگر حاصل ہے تو کیا وجہ اس امر کی کہ تمکو باوجود قائل نہونے اور مخلوقات
کے اور زمینون مین خاتم ہونے حضرت خاتم النبیین پر ایمان حاصل ہوا اور جو لوگ اور
مخلوقات کے اور زمینون مین قائل ہین اور اونکو معمور آدمیون سے بتاتے ہین انکو
ایمان حاصل نہوا وہل ہذا الا ترجیح بلا مرجح پس اعتقاد حدیث شریف کو مخالف خاتم النبیین
ہونے جناب افضل المرسلین علیہ الف صلوات والف سلام کے بنا مبنی ہے سوء ذہن و
سقم فہم پر کے وکم من عائب قولا صحیحا وآفتہ من الذہن السقیم وازانجملہ یہ کہ قصر نبوت
جسکے آنحضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم ومتمم ہین اور حدیث صحیح مین وارد ہے قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار
یتعجبون من بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل
وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین اخرجہ البخاری والمسلم فی صحیحیہما عن ابی ہریرہ متناہی ہی غیر
متناہی نہین خواہ لاتناہی کمی ہو خواہ لاتناہی لاتقفی بطلان لاتناہی کمی کا خود ظاہر ہے کہ براہین
ابطال تسلسل اوسکے بطلان پر قائم ہین اور بطلان لاتناہی لاتقفی کا بھی ظاہر وباہر ہے
کیونکہ سلسلہ اس عالم کا محصور بین الحاصرین ہے کہ مبدء اور منتہی اور ایجاد وفنا ہین پس
صاف ثابت ہوا کہ خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ
محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل وعوالم کے پس قائل اور مخلوقات کا اور زمینون
مین ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین ہونے حضرت افضل المرسلین کے نہین وازانجملہ یہ کہ موضوع محلی
باللام استغراق اس مقام پر مخصوص ہوتے ہین چنانچہ حضرت حق تبارک وتعالی نے
حضرت مریم کے حق مین فرمایا واصطفاک علی نساء العالمین اور بنی اسرائیل کے حق مین فرمایا
وانی فضلتکم علی العالمین اور فرمایا وفضلناکم علی العالمین اور فرمایا ان اللہ اصطفی آدم
ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین اور فرمایا وکلا فضلنا علی العالمین اور فرمایا وہو فضلناہم

علی العالمین اور فرمایا حضرت سے کے حق مین انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ
وبذلک امرت وانا اول المسلمین اور حضرت موسی کے حق مین فرمایا فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ
دکا وخر موسی صعقا فلما افاق قال تبت الیک وانا اول المومنین اور جیسے فرمایا یحکم بہا النبیون
والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شہداء الی غیر ذلک من الایات والاحادیث
پس النبیین خاتم النبیین مین جمع محلی باللام ہے اور مراد اوس سے یہان وہ انبیا ہین کہ
حضرت آدم سے لیکر حضرت افضل المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین تک مخلوق
ہوئی پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاتم اونکے ہین اور اعتراض معترض کا
ہذیان مبین الطغیان ہے وازانجملہ یہ کہ معنی خاتم النبیین کے یہ ہین کہ حضرت رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اور نبی پیدا نہو گا الی ان یتم حشرہ وجزاءہ اور مراد تمام حشر سے
یہ ہے کہ کوئی تقصیر وقطمیر اس عالم کا باقی نرہے مگر معاد ہو تمامیت حشر وجزا کے لیے کمافی
شرح الفقہ الاکبر للعلی القاری پس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ بعد تمام ہونے حشر
وجزا کے اور عالم پروردگار عالم پیدا کر سکتا ہے عجیب غیر معیب کے قول کے موافق
یہ ممتنع ہے کہ معاذ اللہ منافی خاتم النبیین ہونے آنحضرت کے ہی المختصر معنے خاتم النبیین
ہونے جناب افضل المرسلین خاتم النبیین علیہ الف صلوہ والف سلام کے یہ ہین کہ قیام
قیامت تک بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شخص نبی نہو گا چنانچہ مدارج وغیرہ مین
موجود ہے نہ یہ کہ اور عالم مثل اس عالم کے موجود نہین یا ممکن نہین یا بعد قیامت کے
بھی خدائے تعالے قادر نہین اس عالم کے مثل پیدا کرنے پر اور کوئی دلیل عقلی یا نقلی
اسپر قائم نہین بلکہ خلاف ہے درایت وروایت کے اور مخالف ہے حجج ثابتہ وبراہین واقعہ
کے کما لایخفی اور خاتم النبیین جاننے حضرت خاتم النبیین مین ہم اور ہمارے مخالفین برابر
ہین فقط فرق اتنا ہے کہ ہم لوگ کہتے ہین کہ خدای تعالے کو قدرت ہے ایک عالم
مانند اس عالم کے اور پیدا کرے اور اوسمین بھی سلسلہ انبیا کا مانند اس عالم کے ہو اور
مثل آنحضرت صلعم کا اوسمین ہو کہ وہ خاتم وہان کے انبیا کا ہو اور حدیث ابن عباس رض

جو حاکم اور بیہقی اور ابن جریر طبری اور ابن ابی حاتم وغیرہم نے بسند صحیح روایت کی ہے اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عالم کے سوا اور عوالم اور زمینوں میں واقع بھی ہیں —— اور ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ اور زمینوں میں سانپ بچھو وغیرہ ہیں آدمی نہیں پس ایسے امر صاف کو موجب انکار ختم حضرت خاتم النبیین سمجھنا سخن سنا ہت کے اور کیا ہے ونعم ما قیل سے اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ فلا غرو ان یرتاب و الصبح مسفر

قولہ اور کمال منقبت مولوی سید عالم علی صاحب موصوف کے رسالہ ہدایۃ المتبدعین میں جو کچھ لکھ چکے ہیں مولوی امیر احمد صاحب کو خود معلوم ہے سبحان اللہ آپ کو اب تک اتنا معلوم نہیں کہ رسالہ ہدایۃ المتبدعین کسکا ہے اور اوس میں کس قدر منقبت مولوی صاحب موصوف کی مسطور ہے حضرت سلامت آپ رسالہ مذکورہ کو پھر ملاحظہ فرماوین وہ جمع کیا ہوا مولوی عبد الباری صاحب کا ہی فتوی جو اوس میں مندرج ہے وہ البتہ میرا ہی ہے اگر اوس میں کچھ تعریف نکل آوے تو بجبیر الزام ہو علاوہ ازین اگر کوئی شخص کسیکی تعریف لکھے اوس سے لازم یہ نہیں آتا کہ جمیع اقوال اوسکے وہ تسلیم کر لے سنئے خود رسالہ سیف الاسلام میں جلال الدین سیوطی کو اجلہ محققین سے قرار دیا ہے اور اونھوں نے تفسیر در منثور اور تدریب الراوی میں حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین کی تخریج و تصحیح کی ہے اور آپ اوسے نہیں مانتے أتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون

قولہ اس عقیدے کو کفر کہیں معاذ اللہ معاذ اللہ ہم اس عقیدے کو کفر نہیں کہتے بلکہ اوسکے منکر کو اگر باقتدای حضرت ابن عباس رض کافر کہیں تو ہو سکتا ہے اخرج عبد بن حمید وابن المنذر وابن جریر من طریق مجاہد عن ابن عباس رض فی قولہ ومن الارض مثلہن قال لو حدثتکم بتفسیرہا لکفرتم وکفرکم تکذیبکم بہا انتہی کذا فی الدر المنثور

قولہ حال اسکا یہ ہے کہ کاش عبارت فوقیت کی اوسنے یہ لکھا تھا کہ سبقت سے سبقت بالفعل جمیع من عداہ بالفعل یہ مراد ہے یا سبقت جمیع ممکن پر اگر مراد اول ہے تو مطلب جناب کا حاصل نہیں ہوتا کیونکہ سبقت ابلیس کی جمیع من عداہ بالفعل پر ثابت ہے لیکن اوس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو اشرار الا ماشاء اللہ قدرت جناب باری میں ہیں اون پر بھی سبقت اوسکو حاصل ہو جاوے اور اگر سبقت جمیع

خطای مولوی عبدالقادر صاحب در باب [illegible]

ائمکن پر ہوئی تو اول المسئلہ ہے سبقت واولیت شیطان کے جمیع من عصی پر اور سبقت یزید
کی جمیع مبدلین سنت پر باعتبار اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ باعتبار جمیع ماثمکن کے اسکا
اثبات آپکے ذمہ پر ہے اور اسکا جواب عبارت توضیح سے دینا اور لفظ کل واحد من ہو غیرہ
کو جو عبارت مذکورہ سابق بالنسبۃ الی کل واحد من ہو غیرہ مین واقع ہے عام شامل جمیع من عصی الٰہ
بالفعل او جمیع ماثمکن کو سمجھنا بدیہی البطلان ہے کیونکہ اولاً عبارت توضیح کی مفید اسکی نہین کہ
مراد اول من عصی اور اول من بدل سنت رسول اللہ سے سابق جمیع من عصی بالفعل او جمیع
ماثمکن ان یعصی اور سابق جمیع مغیرین سنت او جمیع ماثمکن ان یبدل پر مراد ہے ورنہ لازم آتا ہے
کہ معنی من دخل منہم اولا فلہ من النفل کذا کی یہ ہون کہ جو شخص داخل ہوا اس قلعے مین پہلے
جمیع داخلین بالفعل او جمیع ماثمکن دخولہ سے اوسکو اسقدر نفل ہے اور ظاہر ہے کہ سبقت
اوسکی جمیع ماثمکن پر محال ہے پس چاہیے کہ کوئی شخص مستحق نفل نہ ہو اور یہ کلام لغو ہو وہو
صریح البطلان اور بالفرض والتقدیر اگر ہو تو لازم آتا ہے کہ جو شخص مستحق نفل ہو وہ عالم مین
ایک ہی ہو دوسرا نہو اور بعد گذشتہ کسی امام کے ایک بار اس کلام کو صدور اسکا اور ایسے
متعدد اور متکرر ہونا لغو وعبث و باطل ہو الی غیر ذالک من القبائح و بطلانہ غنی عن مونتہ البیان
ثانیاً اس صورت مین لازم آتا ہے کہ مثل اول الانبیا اور اول الرسل اور اول من اخر المقام عن
المحل و وضعہ موضعہ الان اور اول من سمی عبد الملک فی الاسلام اور اول من لقب بامیر المومنین
اور اول من عاب بالبیت یعنی سے کہ مثنی امد عامدہ والوری ہی واذا التہ لمتہ
وحدی کما فی المطول و اول من سن القتل و اول من سیب السوائب بلکہ مثل اول الاشجار
اور اول الاثمار اور اول الاحجار اور اول المیاہ اور اول الابار اور اول السفہا اور اول الحمر
اور اول الکلاب اور اول الخنازیر اور ایسے ہی مثل آخر الاشجار اور آخر الاثمار اور آخر الاحجار
اور آخر المیاہ اور آخر الابار اور آخر السفہا اور آخر الحمر اور آخر الکلاب اور آخر الخنازیر کا ممتنع
ہو اور قائل ہونا امتناع ذاتی امثال ان اشیا کا مخالف ہے عقائد مسلمین بلکہ یہود
و نصاری و مجوس و ہنود و جمیع فرق عقلا کے وثالثاً مثل آفتاب کے ظاہر ہے کہ اولیات
ممکنہ مین ایسی کوئی اولیت نہین جس سے پہلے کوئی اولیت ممکن نہو بلکہ مراد اول سے

اول دوسرا اور اوس سے اول اور اول اور اوس سے پہلے اور اول اور اوس سے
اول اور اول الی مالانہایۃ لہ ممکن ہے پس اعتقاد اولیت اول من عصیٰ کا جمیع ما یمکن ان
یعصی پر باطل محض ہے ورابعاً وہ منقوض ہے اول المسلمین اور اول المومنین اور اول من
یفیق اور اول من اتخذ القوس الفارسیۃ وغیرہا سے فما ہو جوابکم فہو جوابنا وخامساً شمول سینہ
صبیح ظاہر ہے کہ عوالم باعتبار قدرت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی غیر متناہی ہین تفسیر کبیر مین مرقوم
ہے واعلم انہ لم یقم الدلیل علی انہ لا جسم الا ہذہ الاجسام وذلک لانہ ثبت بالدلیل انہ تعالیٰ
قادر علی جمیع الممکنات فہو تعالیٰ قادر علی ان یخلق الف الف عالم خارج من ہذا العالم ویحصل
من کل منہا مثل ما حصل فی ہذا العالم من العرش والکرسی والسموات والارضین والشمس والقمر
ودلائل الفلاسفۃ فی اثبات ان العالم واحد دلائل ضعیفۃ رکیکۃ مبنیۃ علی مقدمات واہیۃ قال
ابو العلاء المعری شعر یا ایہا الناس کم للہ من فلک تجری النجوم بہ والشمس والقمر انا الی اللہ
ماضٍ وعابرنا فمالنا فی نواحی غیرہ خطر انتہی اور تفسیر معالم التنزیل مین مسطور ہے قال سعید بن المسیب
الف عالم ستمائۃ فی البحر واربعمائۃ فی البر وقال مقاتل بن حیان ثمانون الف عالم اربعون
الف فی البحر واربعون الفاً فی البر وقال وہب لِلّٰہ ثمانون عشر الف عالم الدنیا عالم منہا وما
العمران فی الخراب الا کفسطاط فی الصحراء وقال کعب الاحبار لا یحصی عدد العالمین الا اللہ وقال
اللہ تعالیٰ وما یعلم جنود ربک الا ہو انتہی اور تفسیر اکبر مین موجود ہے وقال ابو سعید رضہ اربعون
الف عالم الدنیا من المشرق الی المغرب عالم واحد وقال مقاتل بن سلیمان لو فسرت
العالمین لاحتجت الی الف جلد انتہی اور جمل حاشیہ جلالین مین محرر ہے قولہ لتعلموا ان اللہ
علی کل شیء ای من غیر ہذا العالم یمکن ان یدخل تحت المشیۃ قدیر بالغ القدرۃ فیاتی بعالم آخر
مثل ہذا العالم وابدع منہ وابدع من ذلک الی ما لا نہایۃ لہ بالاستدلال بہذا العالم فان من قدر
علی ایجاد ذرۃ من العدم قدر علی ایجاد ما دونہا ومثلہا وفوقہا الی ما لا نہایۃ لہ لانہ لا فرق فی
ذلک بین قلیل وکثیر وجلیل وحقیر ما تری فی خلق الرحمن من تفاوت خطیب اور مولوی صاحب روم
مثنوی مین تحریر فرماتے ہین سے چونکہ چشمت را بخود بینا کند * صد چو عالم در نظر پیدا کند
اور آگے جد امجد ناصر الاولیائی اپنی رسالہ ہندیہ مین تحریر فرمایا ہے قدرت اللہ کی ایسی

کمال ہے کہ اگر چاہے تو ایک آن مین لاکھہ عالم اس عالم سے اچھے پیدا کرے اور نا پید
کرے انتہی پس شیطان اول جمیع ما یمکن ان یعصی سے نہین ہو سکتا ممکن ہے کہ
اللہ سبحانہ تعالے اور عوالم مین اول من عصے علیحدہ علیحدہ پیدا کرے و ساوسنا آپنے
جواب استفتا مین تقریر فرمایا پس مانند ابلیس کا اس صفت خاص مین ہرگز داخل قدرت
نہین ہو سکتا ہے ہان اوس سے بڑہکر برا ہو نہین بیشک اللہ جلشانہ کی قدرت مین داخل
ہے الخ بلا تشبیہ مخالفین آپکے بھی اگر یون ہی کہین کہ صفت اول من ینشق عنہ الارض
و اول من یحرک حلق الجنہ و اول شافع و اول مشفع مین اگرچہ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ممتنع ہے لیکن بڑہکر اوس سے کثرت ثواب اور قرب رب الارباب مین اللہ جلشانہ کی قدرت
مین داخل ہے پس اوسکا آپ کے پاس کیا جواب ہے الغرض شیطان کا مثل ممتنع بالذات
ہونا اس تقریر سے ثابت نہوا اور آپ کی سب سعی اکارت گئی ع ولن یصلح العطار ما افسدہ
الدہر **قولہ** عبارت توضیح کی اہ توضیح کی عبارت یہان پر نقل کرنا اور اوس سے استناد
کرنا لغو یہ محض ہے بوجوہ وجہ اول یہ کہ توضیح مین تعدد اول اور عدم تعدد دونون مرقوم ہین
لیکن وہ ما نحن فیہ سے خارج ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یہان تین صورتین ہین
صورت اول یہ کہ ان دخل اولا من المحصن فلہ من النفل کذا دوسری صورت کل من دخل اولا
تیسری صورت اول من دخل پہلی صورت مین عدم تعدد اول کا اور دوسری مین تعدد
اول کا توضیح مین موجود ہے باقی رہا حکم اول من کا جسمین میری گفتگو ہی سو حال اوسکا
یہ ہے کہ قطع نظر انسان العیون وغیرہ سے اور قطع نظر آپ کے اعتراف سے کہ استعمال
اول من کا اضافی اور حقیقی دونون مین آتا ہے تعدد اوسمین موافق استعمال فصحا و
بلغا کے واقع ہے قال اللہ تعالے فی سورۃ طہ نقلا عن السحرۃ قالوا یا موسی اما ان تلقی
و اما ان نکون اول من القی و قال انا نطمع ان یغفر لنا ربنا خطایانا ان کنا اول المومنین
و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اول من یدخل الجنۃ بید انہم اوتوا الکتاب من
قبلنا و اوتیناہ من بعدہم و اخرج المسلم فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اول الناس یقضے علیہ یوم القیامۃ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا

فقال فما عملت فیها قال قاتلت فیک حتی استشهدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال
جری فقد قیل ثم امر به فسحب علی وجهه حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرا القران فاتی به فعرفه
نعمه فعرفها قال فما عملت فیها قال تعلمت العلم وعلمته وقرات فیک القران قال کذبت ولکنک
تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرات القران لیقال هو قاری فقد قیل ثم امر به فسحب علی وجهه
حتی القی فی النار ورجل وسع الله علیه الحدیث واخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنی رسول الله
صلی الله علیه وسلم اول من یدخل الجنة انا وفاطمة والحسن والحسین کذا فی الصواعق وفی صحیح البخاری
اول من قدم علینا مصعب بن عمیر وابن ام مکتوم واخرج البیهقی فی الشعب عن عمرو بن شعیب
عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اول صلاح هذه الامة الیقین والزهد واول
فساده البخل والامل وروی الخطیب عن جابر عن النبی صلعم اول من یدخل الجنة الانبیاء ثم موذنو
البیت واخرج صاحب المستطرف عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اول من یدخل
الجنة شهید ورجل احسن عبادة ربه ونصح لسیده اور یہ احادیث میں جو توجیہ کی تھی وہ سفاہت
صریحہ ہے چنانچہ اوسکے جواب میں تفصیل مسطور ہے اور یہ کہنا کہ جس تقدیر پر وہ شخص اول
متعدد فرض کیے جاوین ہر ہر واحد سابق علی جمیع من عداہ اور غیر السابق علی جمیع من عداہ
اسکو اجتماع النقیضین کہتے ہین تلبیس ہے کیونکہ اول منقوض ہے اول المسلمین اور اول المومنین
وغیرہا ثانیًا سابق علی جمیع من عداہ ہونا قوت مین موجبہ معدولہ کے ہے اور غیر سابق علی جمیع
من عداہ ہونا قوت مین موجبہ معدولہ کے اور موجبہ محصلہ اور موجبہ معدولہ باہم متناقض نہین
نقیض موجبہ محصلہ کا سالبہ بسیطہ ہے نہ موجبہ معدولہ کے اور وہ جو جواب استفتا مین لکھا کہ
اسے مین لکھتا ہون کہ اجتماع النقیضین کے جسقدر مصداق اور فردین ہین جیسے ایک شخص واحد کا
ایک آن مین زندہ و مردہ ہونا اور اول و آخر ہونا اور قائم و غیر قائم ہونا اور نبی اور غیر نبی ہونا
یہ سب فردین ہیں سے ایک موجب تقبیح علم کلام کے ایک ہی ہے اس لیے کہ اول زندہ و مردہ
ہونا اور اول و آخر ہونا افراد و مصداق اجتماع النقیضین مین معدود نہین دوم نقیض مقید کا
رفع القید ہوتا ہے نہ مقید آخر پس نقیض زندہ فی الآن ہونیکا رفع زندہ فی الآن ہے نہ مردہ
ہونا آن مین اور نقیض اول فی الآن ہونیکا سلب اول فی الآن ہے نہ آخر ہونا آن مین

ص
هذا علی طریق البحث والاختبار والا فعرفة تطابق الکتب الصغار کما لا یخفی علی اولی الابصار ۱۲

اور نقیض قیام فی الآن کا رفع قیام فی الآن ہے نہ غیر قائم ہونا انہین اور نقیض نہی فی الآن کا
رفع نہی فی الآن ہے نہ غیر نہی فی الآن ہونا کما لا یخفی وجہ دوم یہ کہ آپ کی تقریر کے موافق
لازم آتا ہے کہ مصداق من دخل اولا فانہ من النفل کذا کا اصولیین کے نزدیک ممتنع بالذات
ہو حالانکہ وہ خلاف واقع ہے اور صاحب توضیح ومن یحذو حذوہ کے نزدیک ہرگز ممتنع بالذات
نہین اگر ہو تو کتب معتبرہ سے نقل فرمائیے وجہ سوم یہ کہ تلویح سے صاف ظاہر ہے کہ وقت
معارضہ کل کے معنے اول کے سابق علی الغیر ہین خواہ سابق جمیع پر ہو یا بعض پر پس جب
معارضہ کل کا موجب تخصیص اول کا ہوا تو معارضہ قدرت حضرت باری جل سلطانہ کا اور ہونا
اولیت شیطان وغیرہ کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے کیون موجب تخصیص نہ ہوگا وجہ
چہارم کہ لفظ اول کا اطلاق دو معنی پر آتا ہے اول بالا سابق لہ دوم متقدم پس کیونکر معلوم ہوا
کہ بیان معنی ثانی مراد ہین ہو سکتا ہے کہ معنی اول مراد ہون پس توضیح کی عبارت کیا مفید ہے
وجہ پنجم یہ کہ بیان جس اول سے بحث ہین وہ اول بالفعل ہے اور گفتگو جس اول مین ہی
وہ اول بالامکان ہے پس توضیح کی عبارت بیان لا نا بے محل ہے قولہ اور بھی اوس مین
تصریح ہے عدم امکان تعدد معنی حقیقی اول کے الخ دعوی تصریح عدم امکان تعدد معنی حقیقی
اول کا توضیح مین خلاف واقع ہے مولوی صاحب کو چاہیے کہ اپنے دعوی کو ثابت فرماوین
یا دوبارہ توضیح کو ملاحظہ فرما کر اپنی خطا کا اقرار کرین قولہ حال اوسکا یہ ہے کہ کلام اول حقیقی مین
ہے پس اگر مراد اول من عصے سے اول حقیقی ہے بیشک حسب تصریح توضیح وغیرہ کے تعدد
اوس مین ممکن نہین اگر معنی حقیقی مراد نہون تو تعدد اوس مین منافی ہمارے دعوی کی نہین ہے
الخ **اقول** پہلے آپ نے جواب سوالات مین صاف لکھا تھا کہ مانند ابلیس کا اس صفت خاص
مین ہرگز داخل قدرت نہین ہو سکتا انتہی — اب یہ تفصیل بیان کرتے ہو سوا وسمین تسلیم ہے
اسکی کہ اول من کا استعمال معنی حقیقی اور اضافی دونون مین آتا ہی پس اب مولوی مفتی حق
صاحب نے جو اول من نشق عنہ الارض اور اول من یحرک حلق الجنۃ اور اول من یشفع سے
امتناع مثل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اولیت حقیقی استنباط کر کے استدلال کیا ہے وہ مخدوش
آپ کے اعتراض سے درست نہ ہا کیونکہ اول من مین دونون احتمال ثابت ہین واذا جاء الاحتمال

بطل الاستدلال کیا اور یہ جو فرمایا کہ یہ بحث امر ہے بحث اسیقدر مین ہے کہ اول حقیقی مین مادہ
اشتراک ممکن ہے یا نہین عجیب وغریب ہے حضرت سلامت گفتگو اول من مین ہے اور اوسکا
استعمال دونون مین اتا ہے پس بحث تعین اول حقیقی یا اضافی ہونے کی وہی بحث ہے
بحث آخر نہین قولہ حال اسکا یہ ہے کہ معلوم نہین الخ مولوی صاحب گفتگو اس امر مین تھی کہ
شیطان کا مثل ممتنع بالذات ہے یا ممکن بالذات اپ نے اول من عصے سے استدلال
کر کے مثل شیطان کو ممتنع بالذات قرار دیا اور دعوی اوسکے اول حقیقی ہونے کا کیا اور
ابھی آپ صاف فرما چکے کہ اگر مراد اول من عصی سے اول حقیقی ہے الخ پس کیا ثبوت دعوی
کے معنی اپ کے یہان مجرد احتمال دعوی قرار پائے ہین **قولہ** قبل شیطان کے کسکا عصیان
محتمل ہو اپ کو معلوم نہین کہ قبل حضرت آدم کے اس زمین پر کون مخلوق رہتی تھی اور اونہون
نے کیا کیا افعال کیے پس قبل شیطان کے اوروں کا عصیان محتمل کیا بلکہ یقینی ہے معلوم نہین
کہ مولوی عبد القادر صاحب کے نزدیک محتمل کسکو کہتے ہین علاوہ قبل شیطان کے اور شخص
کا ثابت کرنا ہمکو کچھ ضرور نہیں کیونکہ جب استعمال اول من کا اضافی وحقیقی دونون مین آتا ہے
پس محتمل ہے کہ یہان اول اضافی مراد ہو اور معیت شیطان اور لوگون کا عصیان ہو علاوہ اسکے
ثبوت اولیت حقیقی کا اول من عصے سے قطع نظر امور خارجیہ کے اور چیز ہے اور محتمل ہونا بنظر
امور خارجیہ اور چیز اور جب اولیت حقیقی اوسکی اول من عصے سے ثابت نہوئی تو دعوی آپکا
ثابت نہوا قولہ چونکہ یہ امور خارج از بحث ہین الخ حال اسکا یہ ہے کہ گفتگو امتناع اور امکان
مثل شیطان مین ہے آپ اوسکو ممتنع بالذات فرماتے ہین مین اوسکو ممکن کہتا ہون
پس بحث ثبوت اولیت حقیقی شیطان کا اول من عصے سے یا عدم ثبوت عین بحث ہے
خارج از بحث نہین قولہ زید کا شریک اوسکی تشخص مین بحیثیت فردیت الخ قطع نظر رکاکت عبارت
کے مطلب یہ ہے کہ جب منشاء امتناع مثل شیطان وزید امتناع نحو خاص ہوا اور قطع نظر
اسکے مثل مذکور ممکن تھا تو لازم آتا ہے کہ امتناع ذاتی مجعول ومعلول ہو جاے وہو کما یضاد قواعد
الفلسفۃ یباین عقائد الملۃ بخلاف تشخص خاص کے کہ وہ بذاتہ آبی ہے اشتراک سے اور اونہین
[illegible] اشتراک کی نہین والالم یکن التشخص تشخصا وقد فرضناہ کذا ہف پس اوسکے امتناع

غلطی مولوی عبدالقادر صاحب در اینکہ قبل شیطان عصیان کسی محتمل نشود

اشتراک کی علت خیریت کو قرار دینا صریح البطلان ہے **قولہ** مولوی اسمعیل صاحب کے رسالہ یکروزی اور مولوی تراب علی صاحب کے رسالہ افادات ترابیہ سے محل نزاع یہ مشخص ہے کہ مراد مثل سے وہ فرد ہے کہ مشارک ہو ماہیت اور اوصاف کمال مین الخ نفس مفہوم اولیت اور خاتمیت کا صفات کمال مین معدود ہونا نظریات سے ہے کہ مفہوم افضلیت وکمال عین مفہوم اولیت وخاتمیت نہین اور نہ اوسکو لازم ورنہ لازم آتا ہے کہ حضرت آدم وحضرت نوح علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام جناب افضل المرسلین سے افضل ہوجاوین اور ایسے ہی آخر الاناسی آنحضرت سے افضل ہوجاوے وبطلان اللازم جلی من ان یخفی فکذا الملزوم علاوہ ازین اگر بالفرض اولیت صفات کمال مین معدود بھی ہون تب بھی اسنے استدلال کرنا بیجا ہے کیونکہ رسالہ یکروزہ اور افادات ترابیہ مین لفظ جمیع نہین بلکہ فقط صفات کمال واقع ہے اور ماعدا سے اولیت وخاتمیت آپ کے نزدیک بھی قابل اشتراک ہین پس یہ تال وقیل محض بیجا ہے اور جس شخص کے اولیت وخاتمیت کو صفات کمال تسلیم کرکے گفتگو کی تھی وہ ممتاشامع الخصم ہے قولہ جب تک آپ یا اور کوئی صاحب صراحۃً یہ دعوی نقل نکرینگے الخ تقویت الایمان مین فقط اتنا لکھا کہ اوس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے اگر چاہے تو ایک حکم کن سے کرورون نبی اور فرشتے برابر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل کے پیدا کرڈالے اور یہ دعوی اکابر علماء کے کلام مین موجود ہے تفسیر کبیر مین ہے لانہا تدل علی القدرۃ علی ان یبعث فی کل قریۃ نذیرا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کیمیای سعادت مین مرقوم ہے ونیز امثال انہا الی غیر النہایۃ قادرست اور مکتوبات حضرت عارف منیری مین موجود ہے اگر خواہد در ہر لحظہ صد ہزار چون محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کند — قولہ صرف واقع ہوجانے لفظ مثل سے کسی مقام پر مدعا آپ کا ثابت نہین ہوسکتا ہے

اقول اول یہ اعتراض آپ کو مولوی فضل حق صاحب سے کرنا مناسب تھا کہ اونھون نے صرف واقع ہوجانے لفظ برابر سے رسالہ تقویت الایمان مین اعتراض کیا اور اوسکو موجب کفر قرار دیا یا اپنے والد ماجد سے کرنا تھا کہ اونھون نے عبارت ملا علی قاری ومن المعلوم استحالۃ وجود مثلہ بعدہ سے استدلال کیا دوم قاعدہ مثل الممکن ممکن جو شرح مواقف اور نہایۃ العقول اور اربعین امام رازی مین مندرج ہے اور تفسیر روح البیان مین تاویلات نجمیہ سے منقول ہے

عام ہے پس چونکہ خاتم النبیین اور اول النبیین اور اول من عصی اور اول من بدل سنتہ رسول اللہ ممکن ہیں اور مثل ہر ممکن کا ممکن ہے پس مثل خاتم النبیین وغیرہ کا بھی ممکن ہوا وہو المطلوب **قولہ** ورنہ یوں تو کافر ہمیشہ سے کہتے چلے آئے ہیں الخ جیسے بعض کافر کہتے تھے ما انتم الا بشر مثلنا ایسے ہی بعض کافر حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو منصب الوہیت پر پہونچاتے ہیں لیکن ہمکو دونوں فریق سے بحث نہیں ہماری بحث فقط اس بات میں ہے کہ اللہ سبحانہ تعالی کو شیطان اور یزید اور شمر کے مثل پر قدرت ہے یا نہیں سو بفضلہ تعالے امام رازی اور شارح مواقف اور صاحب تفسیر روح البیان اور صاحب تاویلات نجمیہ کے تصریح کے موافق ثابت متحقق ہوا کہ اللہ سبحانہ تعالی کو قدرت ہے پس جب تک آپ یا اور کوئی صاحب صریح یہ بات نہ دکھاویں گے کہ اللہ تعالے کو شیطان اور یزید و شمر کے مثل پر قدرت نہیں ہے ہرگز مدعا آپ کا ثابت نہوگا **قولہ** اس مقام پر بھی تعدد اولیت حقیقیہ کا جس سے امتناع و عدم امکان توضیح وغیرہ سے ثابت ہے ہرگز ثابت نہو سکا الخ یہ کسنے کہا تھا کہ اول حقیقی کا تعدد اون کتب سے ثابت ہے جو آپ لکھتے ہیں کہ اس مقام پر بھی تعدد اولیت حقیقیہ کا جسکا امتناع و عدم امکان توضیح وغیرہ سے ثابت ہے ثابت نہیں ہوا گفتگو اول من میں ہے سو اوس میں تعدد اون کتب سے ثابت ہے **قولہ** کیونکر معلوم ہوا کہ اون احادیث میں مراد اول حقیقی ہے یہ آپ کو مولوی فضل حق صاحب سے دریافت کرنا مناسب تھا کہ اونہوں نے اول من سے اولیت حقیقی استنباط کر کر امتناع مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کیا ہے **قولہ** خود ہماری پہلی تحریر میں الخ پہلی تحریر میں سوال استطرادا مذکور تھا اور تعدد اول کا اجتماع النقیضین ہونا آپ نے خود جواب سوال سائل میں مقدمہ دلیل ٹھہرا کر ذکر کیا ہے پس اسکے جتلانے کو سو تشہیر یا عدم فہم کہنا سو تشہیر یا عدم فہم ہے واللہ اعلم بالصواب **قولہ** اسکا منشا بھی نہ دیکھنا عبارت توضیح کا ہے کہ جس میں نفی امکان کی تصریح ہے عبارت توضیح میں جو آپ نے نقل کی ہے نفی امکان کی مصرح نہیں اگر ہو تو عنایت فرما کر اوسکا نشان دیجیے **قولہ** بیشک تعدد اول کا ایسا ہی ہے اور اوسپر جمیع انحا محمود کے ممتنع ہیں اور ممکن ہونا عدم وجود مثل کا یا اوسکی جگہ اوسکے مثل کو قائم کرنا اسکو تعدد سے کچھ علاقہ نہیں حضرت سلامت گفتگو امتناع اور امکان مثل شیطان اور یزید و شمر وغیرہم میں ہے

اور اوسمین ممکن ہونے عدم وجود مثل یا اوسکے جگہ اوسکے مثل کے قائم کرنے کو کچھ بھی
دخل ہی یہان بحث تعدد اول سے نہتھی جو آپ اوسکو لے آئے **قولہ** بحث اپکی رد ہی احمدیہ
اور صمدیہ کا جسمین رسالہ یکروزی وغیرہ کا رد ہی الخ یہ عجیب غریب ہی حاشا وکلا مجکو احمدیہ وصمدیہ
سے کچھہ تعلق نہین رسالہ احمدیہ وصمدیہ نہایت پوچ و لچر ہین کہ اونسے بے استعدادی اونکے
مصنف کی مثل آفتاب ظاہر و باہر ہے مینے آپ کی خدمت شریف مین دو سوال لکھکر
بھیجے تھے اوسکا آپ نے جو جواب تحریر فرمایا اوسمین مجکو بحث ہے اور رسائل سے کچھہ
مطلب نہین اور احمدیہ اور صمدیہ کا رد مولوی عبد الباری صاحب و مولوی محمد نذیر شاگرد
مولوی تراب علی صاحب وغیرہما نے لکھا ہے انشاء اللہ العزیز مطبوع ہوکر بہت جلد آپکی
خدمت مین پہنچیگا **قولہ** استعمال اول من کا اولیت حقیقی مین اور استعمال معنی مجازی مین
در صورت عدم امکان الخ توضیح سے آپ کے ذمے پر واجب ہے آپ عنایت فرماکر
تصریح استعمال مذکور کی اوس سے ثابت فرمائیے بندہ نہایت مرہون منت ہوگا **قولہ**
اعتراض آپ صاحبون کا احمدیہ وصمدیہ وغیرہ پر ہے پھر اون رسائل کی بحث کو خارج از بحث
قرار دینا اور کسی مثال کو اصل بحث ٹھیرانا نہایت ناانصافی ہے میری بحث فقط امتناع
مثل اور امکان مثل شیطان ویزید اور نمرود وغیرہم مین ہے احمدیہ وصمدیہ سے کچھہ تعلق نہین
پس اصل بحث کو مثال ٹھیرانا اور غیر مبحوث عنہ کو اصل بحث ٹھیرانا نہایت ناانصافی
ہے قولہ تفسیر کبیر کی عبارت مین اور کیمیای سعادت کی عبارت مین اور مکاتیب وغیرہ
کی عبارت مین ہرگز ہرگز دعوی رسالہ یکروزی وغیرہ کا مذکور نہین اھ عبارت تفسیر کبیر اور عبارت
مکاتیب مین دعوی رسالہ تقویت الایمان کا مصرح ہے اور کیمیای سعادت مین صاف موجود
ہے در امثال اینہا الی غیر النہایۃ قادر ست اور جمل حاشیہ جلالین مین صاف مسطور ہے
قدیر بالغ القدرۃ فیاتی بعالم اخر مثل ہذا العالم وابدع منہ وابدع من ذلک الی مالانہایۃ لہ بالاستبدال
بہذا العالم فان من قدر علے ایجاد ذرۃ من العدم قدر علے ایجاد ما دونہا ومثلہا وفوقہا الے
مالانہایۃ لہ لانہ لا فرق فی ذلک من قلیل وکثیر وجلیل وحقیر ماتری فی خلق الرحمن من تفاوت
خطیب اور اوس سے صاف وصریح متفتح ہے کہ مثل آنحضرت کا ممکن ہے علاوہ ازین

خطای مولوی عبد القادر صاحب در تقریر نونیم

نہایۃ العقول اور شرح مواقف اور اربعین اور تاویلات نجمیہ اور تفسیر روح البیان مین
مصرح ہے کہ مقدور ہونے مین شے اور مثل اوسکے دونون برابر ہین پس صاف
ثابت ہوا کہ عقیدہ مولوی فضل حق صاحب کا خلاف عقیدہ اکابر دین بلکہ کافہ مسلمین ہے
قولہ رسالہ صمدیہ مین امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر سے منقول ہے اما علی قولنا فہو محمول الخ
رسالہ صمدیہ مین جو تفسیر کبیر سے منقول ہے اما علی قولنا اھ وہ ماول ومصروف عن الظاہر ہے
یا مردود ورنہ مخالف ہے اتفاق اکابر علما اور مذہب اہل سنت والجماعہ کی اور مذہب عباد
وضیمری کا ہی متشرا ہے امام رازی خود تفسیر کبیر مین لکھتے ہین قالوا الآیۃ دلت علی ان خلاف
المعلوم مقدور لہ لان کلمۃ لو دلت علی انہ تعالی لو شاء لبعث فی کل قریۃ نذیرا ثم انہ
تعالی اخبر عن کونہ قادرا علی ذلک فدل ذلک علی ان خلاف معلوم اللہ مقدور لہ انتہی اور
دوسرے مقام پر لکھتے ہین والثانی انہ یجوز علی مذہبنا من اللہ تعالی ان یدخل الکفار الجنۃ
وان یدخل الزہاد والعباد النار لان الملک ملکہ ولا اعتراض لاحد علیہ انتہی اور شرح مقاصد
مین ذکر مخالفین قدرت مین موجود ہے منہم عباد واتباعہ القائلون بانہ لیس بقادر علی ما علم انہ لا یقع
لاستحالۃ وقوعہ قال فی المحصل وکذا ما علم انہ یقع لوجوبہ والجواب ان مثل ہذہ الاستحالۃ والوجوب
لاینافی المقدوریۃ انتہی — اور امام رازی نہایۃ العقول مین لکھتے ہین الفصل الثانی فی ان ما
علم اللہ تعالی ان لا یکون ہل ہو مقدور لہ ذہب عباد الی انہ غیر مقدور انتہی اور یہی نہایۃ العقول
مین مرقوم ہے والجواب انا لا نسلم انہ محال نظرا الی تعلق علم اللہ تعالے ولکنہ ممکن لذاتہ وکل
ممکن لذاتہ فہو من حیث انہ ممکن مقدور علیہ فاذن ما علم اللہ ان لا یکون وان کان محالا بالنظر
الی العلم لکنہ مقدور بالنظر الی ذاتہ انتہی اور علامہ کاتبی نے شرح محصل امام رازی مین تحریر فرمایا
ہے واما عباد فزعم ان کل ما علم اللہ انہ یکون فہو واجب الوقوع وما علم انہ لا یکون ولا یوجد
فہو ممتنع الوقوع لامتناع خلاف معلوم اللہ تعالے والواجب والممتنع لا یکونان مقدورا فما علم
اللہ تعالی وجودہ وما علم عدمہ لا یکون مقدورا وما ذکرہ الامام فی جوابہ اولا ظاہر انہ جدلی والجواب
التحقیقی قولہ ثم نقول انہ وان کان واجبا نظرا الی العلم لکنہ ممکن فی نفسہ وکان مقدورا انتہی +
اب مناسب ہے کہ آپ الزامات نذیریہ کو دیکھین اور اوسکا جواب لکھکر مشہور کرین —

قوله تفہیمات الہیہ مین عدم امکان کو تفریع کیا ہے خمتیت اور تشخص کمال وغیرہ پر پس عدم امکان عقلی صحیح ہے رسالہ صمدیہ مین کل عبارت منقول نہین اور نہ اوسکے مصنف کی نقل پر اعتماد اور تفہیمات الہیہ اسوقت حاضر نہین آپ عنایت فرماکر کل عبارت اوسکی نقل فرمائیے تاکہ اوسکا حال بہی مثل معتمد کے کھلجاے اور اوسمین جو فقرہ من سنۃ اللہ تعالے فی خلقہ آہ واقع ہے اوسکے معنی جو آپ کے نزدیک ہون بیان فرمائیے **قوله** معاذ اللہ من ذلک ایسی اس تقدیر پر نفی نبوت غیر آنحضرت کے عہد آنحضرت مین کیونکر ہو سکے گی **اقول** معاذ اللہ من ذلک تعدد قبول کرنا لفظ خاتم النبین کا موجب تحقق ووجود دوسرے نبی کا اس زمین پر خواہ عہد گرامی مہد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم حبانی اللہ تحت لوائہ ورزقنی شفاعتہ یوم القیامۃ مین ہو یا غیر عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ہرگز ہرگز نہین اور کسی مسلمان کا یہ اعتقاد ہے اور جو شخص اعتقاد کرے اس بات کا کہ مثل جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم اس زمین پر موجود ہے یا آئندہ ہوگا وہ کافر ہے اور ایسے ہی جو اعتقاد کرے اس بات کا کہ پروردگار عالم کو مثل آنحضرت پر قدرت نہین وہ بہی کافر ہے غرض یہ کہ لفظ خاتم موجب عدم تعدد وعدم اشتراک جیسا کہ مزعوم مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی کا ہے ہرگز نہین بلکہ خصیصہ جدا ہے اور عطیہ اللہ جل سلطانہ وعم برہانہ کا ہی جیسے خاتمیت حضرت افضل المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم مستلزم ناسخیت جمیع شرائع نہین حالانکہ وہ بعمدہ کمالات آنحضرت فداہ ابی وامی سے ہے بلکہ وہ خصیصہ جدا وعطیہ اللہ سبحانہ تعالی ہی مدارج النبوت مین مرقوم ہے واز انجملہ آنست کہ شریعت ان صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ است جمیع شرائع را وخاتمیت وی صلے اللہ علیہ وسلم مستلزم ناسخیت نیست بلکہ این خصیصہ جدا است انتہی بلفظہ پس جو کچہ آپ سمجھتے ہین وہ آپ کی دانائی پر محمول ہے واللہ سبحانہ تعالی یحق الحق وہو یہدی السبیل

جناب مولوی عبد القادر صاحب نے ان تحریرون مین بار بار اعادہ انہین مطالب کا کیا ہے جنکو مولوی فضل حق صاحب نے اپنے رسائل مین تحریر کیا ہے اور اوسکا جواب شافی جناب مولانا حیدر علی صاحب اور رسالہ اثبات الحق اور رسالہ افادات ترابیہ وغیرہا مین مذکور ہو چکا اور مینے مطالب مذکورہ رسالہ ترابیہ وغیرہ کو نہین لکہا تاکہ میرے مطالب کا جواب تا فی

صمدیہ ہوجانا الا ماقبل وتدبر یہی اگر جناب مولوی صاحب بار بار وہی مطالب لکھے گئے تو یہ اعادہ بیفائدہ اور تکرار بے فائدہ ہے شایان شان مولوی صاحب یہ ہے کہ جسطرح ادہر سے مضامین تازہ لکھے جاتے ہین ویسے ہی وہ بھی مطالب تازہ تحریر فرماوین اور غرض ہماری اس تحریر سے یہ ہے کہ مسلمان اللہ اور اوسکے رسول کو اون کے مراتب پر کہین افراط و تفریط نکرین کہ موجب ضلالت و گمراہی ہے اللہ سبحانہ تعالے کے ساتھہ یہ اعتقاد رکہین کہ وہ قادر مطلق ہے اوسکو مثل جمیع اخیار انبیا اور اولیا اور صلحا اور اتقیا اور علما و فضلا وغیرہم اور جمیع اشرار شیاطین اور یزید پلید اور شمر وغیرہم پر قدرت ہے بلکہ وہ مثل اس عالم کے ہزارہا اور لکھوکہا عالم پیدا کرسکتا ہے اور حضرت کے ساتھہ یہ اعتقاد رکہین کہ وہ افضل المرسلین خاتم النبیین ہین یہ اونکے مثل اس زمین پر نہ کبھی پیدا ہوا نہ ہے نہ ہوگا اور جو کوئی اور کسی شخص کو اون سے افضل سمجھے وہ گمراہ ہے فقط انتہا اس تحریر مین بواسطہ جناب شیخ محمد شرف الدین صاحب رئیس ستنیج پیغام اس مضمون کا آیا کہ افادات ترابیہ کے مضامین سب صحیح ہین یا نہین اوسکے جواب مین کہدیا گیا کہ مضامین اوسکے میرے نزدیک صحیح و درست ہین اور پوچھا گیا کہ مضامین افاضات طہیریہ کے آپ کے نزدیک صحیح ہین یا نہین مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک رسالہ افاضات طہیریہ قابل اعتبار نہین اور اوسکے مضامین صحیح نہین البتہ رسالہ افادات صمدیہ کے مضامین قابل اعتبار ہین اور مین اوسپر اپنی مہر ثبت کردونگا پھر دریافت کیا گیا کہ افادات صمدیہ وغیرہ کے موجب حضرت ابن عباسؓ یہود و نصارے کے مذہب سے لیتے تھے اور توریت و انجیل سے مضامین لیکر بیان کرتے تھے اور عطا بن السائب مختلطین سے تھی کہ اونکی روایت مقبول نہین مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین اپنی مہر اسپر کردونگا اور مجھے جو پوچھا گیا کہ اور زمینون مین مثل جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے چہ نبی ہین یا نہین سینے اوسکے جواب مین کہا کہ جو شخص اعتقاد کرے اسبات کا کہ مثل جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمین پر ایک یا دو یا چار ہین وہ کافر ہے اور ایسے ہی جو شخص یہ کہے کہ آیندہ اور کوئی شخص اس زمین پر مثل آنحضرت کے پیدا ہوگا وہ بھی کافر ہے اور جو شخص یہ کہے کہ پروردگار عالم کو قدرت نہین اس امر کی کہ مثل حضرت رسالت

صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا کر سکے وہ بھی بلاشک کافر ہے باقی رہی گفتگو اور زمینوں میں سوا اوسکا حال یہ ہے کہ بموجب حدیث شریف ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسکم ونبی کنبیکم جسکے تخریج بیہقی اور ابن جریر اور حاکم نے مفصلا اور عبد بن حمید اور ابن المنذر سے مجملا کی ہے اور حاکم اور بیہقی نے اوسکو صحیح کہا ہے اور وہ فتح الباری شرح صحیح البخاری اور شعب الایمان اور کتاب الاسماء والصفات اور مستدرک حاکم اور تفسیر در منثور اور تدریب الراوی شرح تقریب النواوی اور تفسیر روح البیان اور کمالین حاشیہ تفسیر جلالین اور تفسیر مظہری وغیرہا میں موجود ہے اور اوسکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطا بن السائب اور ابو الضحی اور شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث اور عطا بن یسار اور عمرو بن مرہ اور محمد بن مثنی اور عمرو بن علی اور محمد بن جعفر اور عبید بن غنام اور علی بن حکیم اور شریک اور حاکم اور بیہقی اور جلال الدین سیوطی اور ابن ابی حاتم اور عبد بن حمید اور ابن المنذر وغیرہم قائل ہیں بلکہ حضرت ابن عباس نے اوسکے انکار کرنے والے کو کافر کہا ہے اور زمینوں میں جو شخص مثل حضرت آدم اور ایسے ہی مثل حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسے اور جناب رسالت مآب علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام موجود ہوے ہیں جیسے حضرات انبیا مثل حضرت موسی وحضرت نوح وحضرت ابراہیم وجناب رسالت مآب علیہم الصلوٰۃ والسلام اس زمین پر اپنی قبور میں زندہ ہیں بموجب حدیث شریف ان اللہ حرم علے الارض ان تاکل اجساد الانبیاء یہ کہ سوا ے حیات برزخیہ کے حیات دنیویہ اونکو حاصل ہے اور جس شخص نے حدیث مذکور میں جن وجوہ سے کلام کیا ہے وہ سب باطل وناتمام ہیں والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا ✣

سوال اب سائل کرتا ہی کہ مثل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنی دوسرے شخص کا خاتم النبین
ہونا اوسی آن مین جس آن مین حضرت خاتم النبین تھے آپ کے نزدیک افراد اجتماع النقیضین سے
ہے یا خود آپ اللہ جل شانہ کی قدرت مین داخل نہین سمجھتے ہین ہے یا نہین اور جو شخص مثل
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک یا دو یا چھ یا سات موجود و متحقق عالم مین کہے آپ کے
عقیدے مین وہ شخص صحیح العقیدہ ہے یا فاسد العقیدہ اور آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے
یا نہین بینوا توجروا

ہو المصوب

قبل تحریر جواب کے دو مقدمے لکھنا ضروری ہین بعد اوس کے جواب سوال حوالہ قلم کرونگا
مقدمہ اول معنی خاتم النبین کے یہ ہین کہ لیس بعدہ نبی چنانچہ حدیث شریف اور اقوال
علما سے ثابت ہے آخرج ابوداود والترمذی نے حدیث طویل فی الفتن عن ثوبان وانا خاتم النبیین
لا نبی بعدی اور قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے وقولہ وانا الحاشر الذین یحشر الناس علے
قدمی یعنی علی عقبی زمانی و عہدی لیس بعدی سے کما قال تعالی وخاتم النبین اور
تفسیر مظہری مین مرقوم ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبین یعنی لایکون بعدہ نبی قال ابن عباس
رضی اللہ عنہ یرید اللہ سبحانہ انہ لولم یکن اختم بہ النبیین لجعلت البتہ بعدہ نبیا وروی عطاء عن
ابن عباس ان اللہ لما حکم ان لا نبی بعدہ لم یعطہ ولدا ذکرا یعنی رجلا واخرج ابن ماجہ من حدیث
ابن عباس انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ابراہیم لو عاش لکان نبیا ولا یقدح فیہ نزول عیسے
علیہ السلام بعدہ لانہ اذا نزل یکون علے شریعتہ مع ان عیسے صار نبیا مثل محمد علیہ السلام وقد
ختم الانبیاء بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ولقا نبی سابق نبیا فی ختم النبوۃ انتہے یا آخر النبیین ہین کما ہو
مشہور اور دوسرا ایک یا اون مین سے قابل تعدد ہے اور موید ہے اسکی حدیث قدسی یا عبادی
لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا
یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علے افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من
ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسالونی فاعطیت

سطر ۱۰ [illegible] ۱۲

کل انسان مسئلہ ناقص ذالک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر کہ صحیح مسلم اور جامع
ترمذی اور مسند امام احمد اور سنن ابن ماجہ اور جمع الجوامع اور طبرانی اور جمع بین الصحیحین اور
جامع الاصول اور تیسیر الوصول اور مشارق الانوار اور مشکوٰۃ شریف اور مرقاۃ شرح
مشکوٰۃ شریف اور لمعات شرح مشکوٰۃ شریف اور کتاب الاسماء والصفات اور اربعین
امام نووی اور شرح اربعین ملا محمد حیات سندی اور مظاہر الحق اور تحفۃ الاخیار ترجمہ
مشارق الانوار میں موجود ہے یا مہر چنانچہ معتمد علامہ تورپشتی اور تفسیر حسینی اور موضح القرآن
وغیرہا میں مرقوم ہے نقلہ الاستاذ العلامۃ مد ظلہ فی بعض رسائلہ اور اوسمیں لکھو کہا شریک
ہو سکتے ہیں کما لا یخفی مقدمہ ثانیہ مماثلت ایک شی کی دوسرے شی سے اگر امر کلی میں
لی جاوے تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ کلی علی سبیل الجمعیۃ دونوں پر صادق ہے اور اگر امر
جزئی ممتنع الاشتراک میں لی جائے تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ مثل اس صفت خاصہ کا دوسرے
شخص میں متحقق ہے مثلاً مماثلت زید و عمرو کی انسانیت میں اسکے معنی یہ ہیں کہ انسان
علی سبیل الجمعہ دونوں پر صادق آتا ہے اور مماثلت زید و عمرو کے ساتھ تشخص خاص
میں اسکے معنی یہ ہیں کہ مثل اس تشخص خاص کے عمرو میں متحقق ہے یعنی جیسے وہ تشخص
خاص مانع اشتراک کو ہے یہ بھی مانع ہے بعد تمہید اسکے کہتا ہوں میں کہ مثل آنحضرت
کا یعنی دوسرے شخص کا خاتم النبیین ہونا اوسی آن میں کہ جس میں حضرت خاتم النبیین
تھے ممکن ذاتی ہے افراد اجتماع النقیضین سے نہیں بیان اسکا بیان تین طریق سے
کرتا ہوں پہلا طریق یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ قادر تھا ازل میں اس پر کہ شخص کو معاً خاتم النبیین
کردے جیسے قادر تھا اسپر کہ کسیکو خاتم النبیین نکرے یا ایک شخص کو خاتم النبیین کردے
یا نہیں شق ثانی بدیہی البطلان ہے والا یلزم ان لا یکون الفاعل المختار القادر فاعلاً مختاراً
قادراً و قد فرضناہ کک ہف پس شق اول یعنی یہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ قادر تھا ازل میں اسپر
کہ دو شخص کو معاً خاتم النبیین کردے متعین ہوئے اور ظاہر ہے کہ جو مقدور ممکن ہے
والممکن ممکن وائما والا یلزم الانقلاب من الامکان الذاتی الی الوجوب الذاتی او الامتناع
الذاتی و هو محال پس دو شخص کا معاً خاتم النبیین ہونا ممکن ہے البتہ اگر علی سبیل التعاقب

ایک شخص جب موصوف اس صفت کے ساتھ ہو جاوے تو دوسرا شخص اس مرتبہ
مین موصوف نہ ہوگا جیسے اگر امام کہے کل من دخل ہذا الحصن اولا فلہ من النفل کذا اور
دس شخص معاً داخل قلعہ مین ہو جائین تو سب اوسکے مستحق ہونگے اور اگر علی سبیل التعاقب
داخل ہون تو اول مستحق ہوگا اور کوئی شخص مستحق نہوگا دوسرا طریق یہ کہ پروردگار عالم
جل شانہ قادر تھا اسپر کہ اس عالم کے ساتھ کرور عالم پیدا کرے اور ہر عالم مین ایک اول
اور ایک خاتم بنا دے اور یہ امر تمام اہل اسلام کے نزدیک بدیہی اولی ہے بس جس
آن مین حضرت خاتم النبیین تھے اوس آن مین کرور آدمی خاتم النبیین ہو سکتے تھے
تیسرا طریق یہ کہ خاتم النبیین اپ کے نزدیک کلی ہے یا جزئی اگر کلی ہے تو اس مین
الوف الوف آن واحد مین شریک ہو سکتے ہین اور اگر جزئی ہے تو جس آن مین
حضرت خاتم النبیین ہوئے اوسی آن مین مثل اس ختم نبوت کا دوسرے شخص کو ملنا
ممکن تھا کیونکہ مثل الممکن ممکن والقدرۃ علی مثل الشی کالقدرۃ علیہ کما سلف بس مثل حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ممکن ہے اور وہ جو مولوی فضل حق صاحب نے رسالہ تحقیق الفتوی
مین لکھا ہے محصل اوسکا یہ ہے کہ اگر وجود مثل کا بعد جناب خاتم النبیین کے یا قبل جناب خاتم النبیین
کے پایا جاوے تو بسبب لزوم وجود ملزوم بدون لازم کے وجود اوسکا مستلزم اوسکے
عدم کو ہوگا جیسے فرض عدم زمان قبل وجود زمان یا بعد اسکے مستلزم ہے اوسکے وجود کو
لیکن یہ استلزام موجب امتناع ذاتی مثل کا نہین جیسے استلزام ثانی موجب وجوب ذاتی
زمان کا نہین اور تفصیل اسکی حواشی صدرای شیرازی اس احقر العباد مین مرقوم ہے من شاء
التفصیل فلیرجع الیہ وبہسا تحقیقات وتدقیقات ان ساعدنی التوفیق اتی بہا فی رسالۃ
مفردۃ اور حال امر ثانی کا یہ ہے کہ صحیح حدیث مین وارد ہے ان اللہ خلق سبع ارضین
فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسکم ونبی کنبیکم اور اس
تخریج بیہقی نے کہ عقیقہ کی حدیث جلال الدین سیوطی نے اونسے نقل کرکر مجلس مولد
شریف کو ثابت کیا ہی اور آپ اور ہم مشرب آپ کے اوس سے استناد کرتے ہین
[illegible] کر آپ کے والد ماجد نے تصحیح المسائل مین اوسکو طبقہ ترمذی اور نسائی مین

سعدود کیا ہے اور لکھا ہے حال مناقب ابن جریر کہ در طبقہ ترمذی در اعلیٰ است آنچہ در
کتاب اسماء الرجال مذکور آوردنش در ینجا موجب طول است انتہی کہا ہے اور جلال الدین
سیوطی نے جنہوں نے مجلس مولد کے استحسان مین سند لاتے ہو اور اونکو اکابر اہل سنت
سے معدود کرتے ہو تدریب الراوی شرح تقریب النواوی اور تفسیر در منثور مین
اوسکو نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور ابن حجر عسقلانی نے جنہوں نے استحسان مولد مین
سند لاتے ہو اور اکابر اہل سنت مین شمار کرتے ہو فتح الباری شرح صحیح البخاری
مین اوسکو نقل کیا ہے اخرج الحاکم فی المستدرک من طریق عبید بن غنام النخعی عن علی بن حکیم عن
شریک عن عطاء بن السائب عن ابی الضحی عن ابن عباس قال فی کل ارض نبی کنبیکم و
آدم کآدمکم ونوح کنوح وعیسے کعیسے وقال صحیح الاسناد وقال ابن جریر حدثنا عمرو بن علی ومحمد
بن مثنے قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرہ عن ابی الضحی عن ابن عباس فی ہذہ
الآیۃ قال فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسیٰکم ونبی کنبیکم
اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین لکھا ہے ویدل للقول الظاہر
ما رواہ ابن جریر من طریق شعبۃ عن عمرو بن مرہ عن ابی الضحی عن ابن عباس فی ہذہ الآیۃ ومن الارض مثلہن قال فی کل ارض مثل ابراہیم ونحو ما علی الارض من الخلق ہکذا اخرجہ مختصراً واسنادہ
صحیح واخرجہ الحاکم والبیہقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا واولہ ای سبع ارضین
فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسیٰ کعیسیٰکم ونبی کنبیکم قال البیہقی
اسنادہ صحیح لکنہ شاذ انتہی اور تدریب الراوی شرح تقریب النواوی مین مرقوم
ہے ولم ازل اتعجب من تصحیح الحاکم لہ حتی رایت البیہقی قال اسنادہ صحیح لکنہ شاذ بمرۃ اور
تفسیر در منثور مین مسطور ہے واخرج عبد بن حمید وابن الضریس وابن جریر عن ابن عباس
فی قولہ ومن الارض مثلہن قال لو حدثتکم بتفسیرہا لکفرتم وکفرکم تکذیبکم بہا واخرج ابن
جریر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ والبیہقی فی شعب الایمان وفی الاسماء والصفات
من طریق ابی الضحی عن ابن عباس فی قولہ ومن الارض مثلہن قال سبع ارضین فی
کل ارض نبی کنبیکم وآدم کآدمکم ونوح کنوح وابراہیم کابراہیم وعیسے کعیسے قال البیہقی

اسناده صحیح ولکن شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا انتہی پس جو شخص اور طبقات زمین مین ہر ایک شخص مثل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تبا دے وہ شخص صحیح العقیدہ ہے اور یہی عقیدہ صحابہ اور تابعین اور سلف صالح اور ائمہ محدثین بلکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا لکون الحدیث مرفوعا حکما اور اگر یہ روایت خدا نخواستہ مخالف عقائد مسلمین اور کفر ہوتی تو حضرت ابن عباس اوسکو کیون روایت کرتے اور محدثین متقدمین اور متاخرین اوسکو کیون روایت کرتے اور اپنی کتابون مین لکہتے افسوس ہے کہ آپ خود رسالہ سیف الاسلام مین لکہہ چکے ہین واگر این روایت چنانکہ مزعوم طائفہ اسمعیلیہ است ذکر آن واستدلال بآن مخالف نص قرآن شریف مے بود حاشا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت مے فرمود واحدی از محدثین متقدمین آئمہ دین ذکر آن مے نمود اور یہہ بیان اوسکو فراموش کر گئے اب سائل عرض کرتا ہے کہ مثل آپ کا اور آپ کے والد ماجد کا اور مولوی فضل حق صاحب کا اور آپ کے شاگردون کا اور آپ کے مکان کا اور آپکی مسجد کا اور مسجد مین جو درخت چھوارے کا ہے اوسکا اور مثل اول من دخل فی بیتکم اور مثل اول من دخل فی البداون کا اپکے نزدیک افراد اجتماع النقیضین سے ہے جسکو آپ اللہ جلشانہ کی قدرت مین داخل نہین سمجہتے ہین ہے یا نہین اور جو شخص ان چیزون کے مثل کو اللہ کی قدرت مین داخل نہ کہے وہ آپکے عقیدے مین صحیح العقیدہ ہے یا فاسد العقیدہ اور جو شخص حدیث مذکور کو نقل کرتے آئے ہین مثل حضرت ابن عباس اور ابو الضحی اور عطا بن سائب اور حاکم اور بیہقی اور جلال الدین سیوطی وغیرہم وہ اپکے نزدیک کافر تہے یا مسلمان اور جو اونکو کافر کہے وہ آپکے نزدیک صحیح العقیدہ ہے یا فاسد العقیدہ اور آپکا بہی عقیدہ ہی یا نہیں

بینوا توجروا فقط

خلاصہ تحریر مولوی شریف احمد بردوانی مندرجہ اطلاع منوّعہ بسم اللہ

شاہ عبد العزیز صاحب نے جو بہ نسبت احادیث طبقہ رابعہ لکھا آپ کے یہان وہ طبقہ
ثالثہ اور طبقہ رابعہ دونون کے ساتھہ لگا دیا گیا شاہ صاحب کو نور افتراء سے طبقہ
ثالثہ کی کتابون مین صحیح اور حسن بھی حدیثین موجود ہین تو بے اعتباری کسی حدیث کی
ان کتب مین موجود ہونے سے نہین ہو سکتی ہے اور ما حصل عبارت مانہ مسائل بھی
زیادہ برین نہین بالجملہ اعتبار صحت حدیث صحت اسناد اور فقدان علت قادحہ پر ہے
مجرد وجود اوسکا ان کتب مین قادح صحت نہین ورنہ صدہا مسائل حنفیہ اور شافعیہ
وغیرہما کہ انہین کتب کی احادیث پر مبنی ہین برہم ہو جائین شاہ صاحب نے اگرچہ
تفسیر ابن جریر کو طبقہ رابعہ مین لکھا اور مستدرک حاکم کو طبقہ ثالثہ مین لیکن پیشوا آپ کا
فضل رسول بدایونی صفحہ ۳ تصحیح مسایل مین لکہتا ہے حال مناقب ابن جریر کہ در طبقہ
ترمذی ونسائی ست آنچہ در کتاب اسماء الرجال مذکور آوردنش درینجا موجب طوالت انتہی
اور اس پیشوا کے پیشوا سبکی سے فیض القدیر مین اسطرح نقل کیا گیا ہے کہ قال السبکی
اتفق العلماء علی ثنای الحاکم من اعظم الائمۃ الذین حفظ اللہ بہم الدین اور ابن عباس کی حدیث
کی رواۃ مین اگرچہ ایک طریق سے راوی ابی الضحی عطاء بن السائب ہے لیکن دوسرے
طریق سے وہ نہین اور نووی نے جیسے کہ عطاء بن السائب کو مختلطین مین لکہا ویسے ہی
یہ بھی لکہا ہے کہ قبل حدیث من اخذ عنہ قبل الاختلاط اور شریک راوی نے عطا سے
قبل اختلاط لیا ہے اسی لیے حاکم نے صحت اسناد کا حکم کیا تہذیب الکمال مین مرقوم ہے
من سمع منہ ای من عطاء قدیما قبل ان تیغیر شعبۃ وشریک وحماد بن زید وسفیان
ومن سمع منہ حدیثا بعد ان تیغیر خالد بن عبد اللہ واسمعیل وعلی بن عاصم اور بیہقی نے
جو بعد تصحیح اسناد کے شاذ کہا وجہ حکم بالشذوذ کی بھی کھولدی کہ لا اعلم لابی الضحی علیہ
متابعا یعنے یہان شذوذ صرف تفرد راوی سے ہے اور یہ شذوذ موجب ضعف
اور منافی صحت نہین ہے حدیث انما الاعمال بالنیات بھی شاذ بایمعنی ہے فانہ حدیث

تفرد به عمر رضه عن النبی صلعم ثم علقمة عنه ثم محمد بن ابراهیم عن علقمة ثم عنه یحیی بن سعید کذا فی
التدریب اور تقریب نووی مین مرقوم ہے کہ لا بد من التفصیل فان کان الثقة بتفرده مخالفا
احفظ منه و اضبط کان ما انفرد به شاذا مردودا فان کان عدلا موثوقا بضبطه کان متفرده
صحیحا باقی قسطلانی نے جو لکھا اوسمین دو طرح کلام ہے اول مجرد امکان شذوذ و
علت قادحه بدون وقوع باصحت اسناد موجب ضعف متن نہین ہوسکتا ہے دوم
حاکم اور بیہقی وغیرہما نے اس حدیث کے اسناد کے تصحیح بدون تصریح علت قادحه
کے کی ہے اور ابن الصلاح نے کتاب علوم حدیث مین لکھا ہے ان المصنف المعتمد منهم
اذا اقتصر علی قوله انه صحیح الاسناد ولم یذکر له علة ولم یصرح بها فالظاهر منه الحکم له بانه صحیح
[illegible] عدم القادح هو الاصل والظاهر اور صاحب مقاصد حسنه اور کمالین اور
[illegible] نے جو لینا ابن عباس کا اسکو اسرائیلیات ابن کثیر سے نقل کیا دو وجہ سے باطل ہے
اول ابن عباس [illegible] ہیں نہیں ہین جو اسرائیلیات لیتے تھے مانند عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن عمرو
[illegible] دوم [illegible] تصریح نبوت آنحضرت کے اگر اسرائیلیات مین یہ ہوتا تو اہلکو انکار نبوت آنحضرت سے کیونکر ہو
[illegible] سے بسبب اعتباری ابن کثیر کے نزدیک محدثین کے ہے [illegible]
[illegible] ابن حجر عسقلانی نے ابن کثیر کے حال مین لکھا ہے لم یکن ای ابن کثیر علی
[illegible] المحدثین فی تحصیل العوالی وتمییز العالی من النازل ونحو ذلک من فنونهم اور دلیل
[illegible] قسطلانی [illegible] ان ہے کہ حدیث مین خود نبی کنتیکم موجود ہے تدر اور
[illegible] نہین ہوسکتا ہے جب کہ حدیث ابن عباس صحیح حکم مرفوع
[illegible] دل [illegible] دعوی راد نور الانوار بارشاد شارع ثابت ہوا اسکے خلاف
[illegible] عالم کا قول اور فتوے معتبر ہو سکتا ہے منکر اسکا درحقیقت منکر خبر آنحضرت
ہے اور [illegible] مصدق اوسکا اور بقول توربشتی آپ کے سند کے ایسا شخص معتقد نبوت
[illegible] اور وہ منکر ختم نبوت ہے۔

[illegible] تحریر مولوی محمد اسحق خانپوری مندرجہ شعلہ طور مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۷۲ء

[illegible] مین مرقوم ہے المصنف المعتمد اذا اقتصر علی انه صحیح الاسناد ولم یذکر له

صحتہ لم یقدح فیہ فالظاہر انہ حکم بانہ صحیح فی نفسہ اور شیخ الاسلام حافظ ابو اسحٰق کتاب
الاسماء والصفات مین لکھا ہے وانت تعلم ان مجرد تفرد الراوی الثقۃ ... فلا
یقدح فی صحتہ المتن اذا لم یخالف الاکثر اور بعد تقریر طویل کے لکھا ہے الحدیث کما انہ
صحیح الاسناد کذلک صحیح المتن لانتفاء العلۃ القادحۃ عنہما والشذوذ انتہیٰ اور حضرت
والد ماجد اچھے صاحب پیر زادہ مارہرہ نے دفتر پنجم مثنوی اتفاقی مین تحریر
فرمایا ہے ؎ در شب معراج دیدہ مصطفیٰ ؛ صد ہزاران اشتران بے انتہا ؛
میروند اینجا قطار اندر قطار ؛ لانہایت روز و شب بے انتظار ؛ ہست در صندوق
بار ہر شتر ؛ یک ازین سوداگران ہمسر بسر ؛ در ہمہ صندوق یک یک گیتی عالم
ہمچون این عالم در اینجا کی بگیست ؛ چون محمد در ہمہ صندوق وان ؛ ہم کلیم و ہم عیسے
اندران ؛ فتوای مولوی مفتی محمد سعد اللہ صاحب اور مولوی لطف اللہ صاحب
فرزند ارجمند مفتی صاحب اور مولوی انور علی صاحب اور مولوی نعیم صاحب اور مولوی عبد الحی صاحب وغیرہم
مین صاف موجود ہے جسطرح ایک خاتم الرسل اس طبقہ مین ہے اسیطرح ایک ایک خاتم ہر طبقہ مین انہی اور دوسرے مقامات
آرے اسقدر مین دونون شریک ہین کہ ہمارے نبی خاتم انبیا اس طبقے کی
ہوئی اور طبقات باقیہ کے خاتم اپنے اپنے طبقات کے خاتم ہوے انتہی اور فتوائے
مختصرہ مولوی عبد الحی صاحب اور مولوی شوکت علی صاحب سندیلی اور مولوی
عبد الغنی صاحب اور مولوی عبد العزیز صاحب اور مولوی نوازش علی سندیلی وغیرہم
مین صاف مرقوم ہے اور حدیث شریف سے تعدد مفہوم خاتم مین بحسب تعدد
طبقات زمین ثابت ہے انتہی اور فتواے علماے دہلی مثل جناب مولانا مرشدنا
سید نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی حفیظ اللہ خان صاحب دہلوی اور مولوی
مسعود صاحب دہلوی اور مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی اور مولوی عبد العزیز ...
وغیرہم مین صاف مصرح ہے کہ معتقد ظاہر حدیث مسلم صحیح الاعتقاد ہے اور تکفیر
اوسکا کافر اور بے ایمان اور مولوی محمد احسن صاحب ... اوسکے
معتقد ہین اور اسی مضمون پر اونکی مہر ثبت ہے اور اسی کے ... معتقد ہیں

خلاصہ تحریر مولوی عبدالکریم ملتانی مندرجہ شعلہ طور مورخہ ۲۳ اگست

۱۸۸۲ء راد نورالانوار یہ ہے اسکا نہین کہ حدیث ابن عباس سے یہ ثابت ہے
کہ چیہ مثل آنحضرت کے جمیع صفات کمالیہ مین موجود ہین کہا جاتا ہے کہ حدیث
ابن عباس مین موجود ہونا چیہ مثل آنحضرت کا اور چیہ زمینون مین مصرح ہے اور
تقیید مماثلت بعض صفات نہ بعض مین نہین یہ مستزاد طبع زاد صاحب نورالانوار
بدون دلیل ہے حالانکہ مماثلت سے درصورت عدم ذکر مابہ المماثلۃ کے متبادر
ہونا اشتراک جمیع اوصاف مین ظاہر ہے چنانچہ اشعری سے مماثلت مین اشتراک
جمیع اوصاف مین جو منقول ہے محمل صحیح اوسکا یہی ہے اور حدیث ابن عباس
سے جو یہان محل بحث ہے ثبوت اسکے خلاف کا کہ ایک یا دو مثل آنحضرت
کے جمیع صفات کمالیہ مین موجود ہین بیان کرنا صریح افترا ہے راد نورالانوار
آنحضرت کے افضل جمیع مخلوقات ہونے کا منکر نہین — باقی وہ جو ناواقفی
محرر کی علم اصول حدیث سے اظہار ہے وہ عائد حال حامی نورالانوار ہے
اس لیے کہ اوسکو یہ خبر نہین کہ جب مصنف معتمد حکم کرتا ہے ساتھ صحت
اسناد حدیث کے بدون ذکر علت قادحہ کے تو یہ بات متفق علیہ نہین کہ
وہ حکم صحت نفس حدیث نہین ہوتا ابن الصلاح نے کہا کہ وہ حکم صحت نفس
حدیث کا ہے اور زین الدین عراقی نے بھی اسکو اختیار کیا ہے پس تضعیف
حلبی اور قسطلانی بمقابلہ تصحیح حاکم و بیہقی وغیرہما کس شمار مین آسکتی ہے اور کب
لائق اعتبار ہو سکتی ہے انصاف شرط ہے اور تفصیل اور رسائل مین مسطور ہے

تمام شد